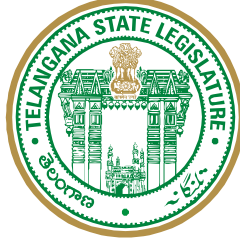


సమావేశము - VI
వాల్యూము - IV
నెం. 6



వెల : రూ. 13-00
22 డిసెంబరు, 2016
గురువారము,
(శక సం. 1938,
పుష్యం - 1)

తెలంగాణ శాసన సభ కార్యకలాపాలు

అధికార నివేదిక

విషయ సూచిక

- | | | |
|---|-----|----|
| 1. నక్షత్రపు గుర్తుగల ప్రశ్నలు - వాగ్రూప సమాధానములు | ... | 1 |
| 2. సభా కార్యక్రమము: | ... | 25 |

వాయిదా తీర్మానాల అనుమతి గురించి

తెలంగాణ శాసన సభ

ప్రధాన అధికారులు

సభాపతి	:	శ్రీ ఎస్. మధుసూదనాచారి
ఉప సభాపతి	:	శ్రీమతి ఎం. పద్మా దేవేందర్ రెడ్డి
కార్యదర్శి	:	డా. ఎస్. రాజ సదారామ్
సంయుక్త కార్యదర్శి	:	డా.వి. నరసింహాచార్యులు
సహాయ కార్యదర్శులు	:	శ్రీ టి.బి. జయచందర్ శ్రీ ఎస్. దుర్గా ప్రసాద్ శ్రీ సిహెచ్. ఉపేందర్ రెడ్డి శ్రీమతి వి. ఎన్. ప్రసన్న కుమారి
చీఫ్ రిపోర్టర్	:	శ్రీ పి. శ్రీనివాస్

తెలంగాణ శాసనసభ చర్చలు

అధికార నివేదిక

(ఆరవ సమావేశము - మూడవ రోజు)

గురువారం, డిసెంబరు 22, 2016

(సభ ఉ. గం. 10.00 లకు ప్రారంభమైనది)

(గౌరవ సభాపతి అధ్యక్ష స్థానంలో ఉన్నారు)

నక్షత్రపు గుర్తుగల ప్రశ్నలు - వాగ్రూప
సమాధానములు

MR. SPEAKER: Please resume your seats.
Now, Question Hour.

జి.హెచ్.ఎం.సి. ప్రాంతంలో పైపులైనుల మార్పిడి
LAQ No.51(2158)

Sarvasri Akbaruddin Owaisi (Chandrayana-gutta), Mumtaz Ahmed Khan (Yakuthpura), Mohd. Moazam Khan (Bahadurpura), Jaffar Hussain(Nampally), Syed Ahmed Pasha Quadri (Charminar), Ahmed Bin Abdullah Balala (Malakpet), Kausar Moinuddin (Karwan) - Will the Minister for Information Technology & Municipal Administration & Urban Development be pleased to state:

a) whether it is a fact that the Hyderabad Metro Water Supply and Sewerage Board submitted proposals to the Government for replacement of old pipelines in the City; if so, the details of the proposals;

b) the approximate cost for replacement of all the damaged old drinking water pipelines in the City and the circle-wise and zone-wise details thereof; and

c) the steps proposed to be taken in this regard?

Minister for Information Technology & Municipal Administration & Urban Development (Sri K. Tarakarama Rao):

a) Yes Sir. In order to prevent the water contamination, as a part of Water Safety Plan, a study was taken up during 2009-10 to identify the old damaged, defective and leak prone pipes such as RCC, AC, PVC, HDPE, GI etc., about 991 kms. length of pipe line was identified for replacement at a cost of Rs.1152 crores out of which about 476 kms. length of pipeline has been replaced during 2009-10 to 2013-14. During 2013-14 a further study was taken up and identified additional 819 kms. length of old and defective pipe line for replacement totaling to (819 kms. - 515 kms.) 1334 kms. covering the entire GHMC area. It is to report that about 178 kms. length of pipeline was replaced at vulnerable stretches from 2013-14 to 2015-16. The balance length is about 1156 kms. Out of which most of the leak prone pipes of AC, PVC, HDPE, GI pipes of about 691 kms. exists in the peripheral circles which are no under replacement under peripheral project taken up with HUDCO assistance and the balance length of 465 kms. costing about Rs.502 crores is yet to be replaced covering the O&M Divisions of the core city. It is to report that in a phased manner, the critical and vulnerable stretches are being regularly replaced with available Board Funds and from the releases of Government Budget from time to time.

b) The approximate cost of replacement of old and leak prone pipe lines covering the various circles / divisions are:

O&M Circle	O&M Division	Tentative damaged Length in KM	Tentative cost (Rs. In crores)
I	I	54.8	57.97
	I	47.264	46.33
II	VI	92.775	83.96
	VII	37.725	42.86
	IX	38.040	35.53
III	III	130.290	155.79
	IV	17.545	31.41
	V	47.150	48.15
TOTAL		465.589	502.00

c) The Government is providing regular budgetary support to HMWSSB towards replacement of such old/defective pipe lines to prevent contamination under the Head of Extension and Improvement of Water Supply, Improvement of Water Supply and other sub plans etc., in the phased manner as per the identification of contamination in the distribution pipe lines. The defective water supply line is cut open and water supply through tankers are arranged till the water pollution in the area is rectified duly meeting the expenditure from the earmarked budget allocated to HMWSSB.

جناب ممتاز احمد خان (Janab Mumtaz Ahmed Khan): جناب انجینئر صاحب! میں آپ کے ذریعہ بلدیہ کے منسٹر صاحب سے کہنا چاہتا ہوں کہ جیسا کہ انجینئر صاحب نے بتایا ہے کہ ہمیں اسے لے کر پائپ لائنوں کے جو کام ہیں، وہ بالکل مکمل نہیں ہوئے، بہت ساری جگہوں پر لائنیں connect کرنا ہے، اور جو lines ڈالے گئے، level maintain نہیں ہوئے جس کی وجہ سے پورے انسٹیشن choke up ہو رہے ہیں اور کئی علاقوں میں کافی problems آ رہے ہیں۔ جیسا کہ میرے علاقہ قیامت پورہ کے اندر یہ مسئلہ ہے۔ آج شہر حیدرآباد کے لئے کرشنا کے ٹین فیڈر لائنیں لگائے گئے، لیکن پرانے شہر کے اندر تینے بھی reservoirs لگائے گئے، انجینئر صاحب نے کہا کہ ان علاقوں کے اندر ہماری پارٹی کے فلور لیڈر جناب اکبر الدین اویسی کے علاقہ ریاست نگر پورہ کے reservoir کو بنایا گیا، مصالح، بٹلر، گودا، ان سارے reservoirs کو مرطوب لائن سے connect کیا گیا، لیکن اب تک وہ reservoirs شروع نہیں کئے گئے۔ سارے علاقوں میں کافی تکلیف ہے، جیسا کہ میرے علاقہ میں جو پرانے reservoirs ہیں، منتوش نگر reservoir ہے، وہاں پر ایک overhead tank ہے، لیکن overhead tank leakage ہونے کی وجہ سے سارے علاقہ کو gravity میں پانی دیا جا رہا ہے، اور وہاں پر پانی اٹھانے کے کام نہیں کر رہا ہے، چونکہ اسے ground سے وہ پھرنے لگا ہے، لہذا جس کی وجہ سے وہاں پر کافی تکلیف ہو رہی ہے۔ سارے انجینئر صاحب بھی آ کر اس کا inspection کے، ڈی پی، ڈرائنگ، انجینئر صاحب بھی inspection کے، لیکن آج تک بھی overhead tank شروع نہیں کیا گیا۔ میں آپ کے ذریعہ حکومت سے کہنا چاہتا ہوں کہ یہ تمام کام جلد سے جلد مکمل کئے جائیں۔ اور اسٹیٹ میں جو reservoir منظور ہو، ان کے کام بھی سہ ماہی صاحب نے آ کر inauguration کیا، لیکن چونکہ وہ کام ہی دراصل پیلے sanction ہوا تھا، اس لئے estimate کی وجہ سے revise ہونا پڑا، یہی انجینئر صاحب نے inauguration کیا، لیکن کام رکنا ہوا ہے، اور وہاں پر اس کو جو feeder line جاری ہے، وہ پھیل گیا، وہ reservoir سے دی جا رہی ہے، تو ہماری گزارش ہے کہ وہ line پیدائش سے جو diameter 100 کی لائن ہے، وہاں سے connect کرنا چاہئے، اور جو feeder line ڈال رہے ہیں، وہ ڈی پی لائنیں ڈال رہے ہیں، جس کی وجہ سے مسئلہ میں کافی تکلیف ہوگی۔ دوسرے علاقوں میں connection کر لیتے ہیں، تو ہماری حکومت سے گزارش ہے کہ وہاں پر انجینئر صاحب ان ڈال کر اسے connect کیا جائے۔ شکریہ۔

10.10

۱۰

SRI AKBARUDDIN OWAISI: Hon'ble

Speaker Sir, the Hon'ble Minister had given a detailed reply. He has mentioned about the total kms. length of pipeline which has been identified for replacement. He has also given the details of pipelines which are replaced also. He has also given the details as to how much needs to be replaced. Sir, he has given the total area. Can he give me the details of the core city of Hyderabad and peripheral city of Hyderabad. Can he give me the details of the length of kms. of the pipeline which needs to be replaced in the Old City. This is very important. The reason for my asking this question about Old City is that the pipelines which have been laid in the Old City are the lines which were laid during the period of erstwhile Nizam.

جناب احمد بن عبداللہ باجلہ (Janab Ahmed Bin Abdullah Balala): انجینئر صاحب! جیسا کہ انجینئر صاحب نے منسٹر صاحب سے تصدیقات کیں، لیکن میں آپ کے ذریعہ بلدیہ کے منسٹر صاحب سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جس طریقہ سے ماضی میں sewer lines کے لئے old city package کے کام پر 2,000 کروڑ روپے اس وقت ڈاکروائی لائنس راج شیکھر ریڈی صاحب نے دئے تھے، اس میں کمی کام ہوئے ہیں۔ لیکن اس کے بعد JNNURM کے تحت اب تک 900 کروڑ روپے سے زیادہ کے کام کرنے کے باوجود بھی آج کوئی sewer line استعمال میں نہیں آ رہی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جو gap works ہیں، وہ آج تک مکمل نہیں کئے گئے۔ آج شہر حیدرآباد پر پورگرام کے اندر ہی انجینئر صاحب نے لگائے کروڑ روپے کا کام کیا، جو کہ آج pending works اور gap works ہیں، ان کو فوری take up کریں، جس میں سارے پائپ لائن کے کام کا ایک tender بھی تھا، اور تمام کاموں کا tender ایک سال ہو گیا، لیکن ایک سال سے آج تک کوئی کام شروع نہیں کیا گیا، جو اس وقت ڈی پی سے کام ہو رہا ہے، جس کی وجہ سے کروڑوں روپے کے sewer lines ڈالنے کے باوجود جو چھوٹے چھوٹے gap works ہیں، ان کو مکمل کرنے کے لئے ہی انجینئر صاحب نے لگائے کروڑ روپے کا کام کیا، لیکن Project Department نے کام میں کسی قسم کا کوئی فیصلہ نہیں کیا، جس کی وجہ سے بہت زیادہ تکلیف کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ میں آپ کے ذریعہ حکومت سے یہ بھی پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا کام تک مکمل ہوں گے؟ فیڈر لائنوں کا ایک سال ہو گیا، آج تک اس کا work order نہیں دئے اور کام شروع نہیں کئے، جو اس وقت ڈی پی سے کام کریں گے تو کیا اس کا مسئلہ ہوگا؟ اور پورے water lines کے تعلق سے، اس میں ایک روپیہ بھی نہیں دیا جا رہا ہے، لہذا head کے اندر پیسے دے رہے ہیں، لہذا لائنوں کے پائپ لائنوں کے کاموں میں ماضی میں جو sewer lines کا کام ہوا تھا، صرف وہی کام ہو رہا ہے، لہذا کام صرف pollution کے اندر صرف maintenance کے کام دئے جا رہے ہیں۔ نئے water lines کوئی کام نہیں دیا جا رہا ہے، حکومت کا کہنا ہے کہ وہ وقتاً فوقتاً funds کے ساتھ support کر رہی ہے، لیکن اس کے باوجود کئی جانب سے کوئی کام نہیں ہو رہا ہے۔ میں آپ کے ذریعہ کہنا چاہتا ہوں کہ کئی لائنیں پرانے ہو گئے، کئی لائنیں RCC lines ہیں، کے علاوہ unserved areas ہیں، اس کے باوجود کوئی کام sanction نہیں کیا جا رہا ہے۔ ہر ایک ایلے کو کچھ لاکھ روپے بول کر sanction کر رہے ہیں، لیکن اس کام کو process کرنے کے لئے وہ وہ، جن میں سال کا وہ روپے ہیں، ان میں آپ کے ذریعہ حکومت سے کہنا چاہتا ہوں کہ وہ کاموں کو مکمل کرنے کے لئے ایک واضح حکیم کو لے کر سامنے آئے۔ شکریہ۔

انجینئر صاحب کے ذریعہ بلدیہ کے منسٹر صاحب سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جس طریقہ سے ماضی میں sewer lines کے لئے old city package کے کام پر 2,000 کروڑ روپے اس وقت ڈاکروائی لائنس راج شیکھر ریڈی صاحب نے دئے تھے، اس میں کمی کام ہوئے ہیں۔ لیکن اس کے بعد JNNURM کے تحت اب تک 900 کروڑ روپے سے زیادہ کے کام کرنے کے باوجود بھی آج کوئی sewer line استعمال میں نہیں آ رہی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جو gap works ہیں، وہ آج تک مکمل نہیں کئے گئے۔ آج شہر حیدرآباد پر پورگرام کے اندر ہی انجینئر صاحب نے لگائے کروڑ روپے کا کام کیا، جو کہ آج pending works اور gap works ہیں، ان کو فوری take up کریں، جس میں سارے پائپ لائن کے کام کا ایک tender بھی تھا، اور تمام کاموں کا tender ایک سال ہو گیا، لیکن ایک سال سے آج تک کوئی کام شروع نہیں کیا گیا، جو اس وقت ڈی پی سے کام ہو رہا ہے، جس کی وجہ سے کروڑوں روپے کے sewer lines ڈالنے کے باوجود جو چھوٹے چھوٹے gap works ہیں، ان کو مکمل کرنے کے لئے ہی انجینئر صاحب نے لگائے کروڑ روپے کا کام کیا، لیکن Project Department نے کام میں کسی قسم کا کوئی فیصلہ نہیں کیا، جس کی وجہ سے بہت زیادہ تکلیف کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ میں آپ کے ذریعہ حکومت سے یہ بھی پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا کام تک مکمل ہوں گے؟ فیڈر لائنوں کا ایک سال ہو گیا، آج تک اس کا work order نہیں دئے اور کام شروع نہیں کئے، جو اس وقت ڈی پی سے کام کریں گے تو کیا اس کا مسئلہ ہوگا؟ اور پورے water lines کے تعلق سے، اس میں ایک روپیہ بھی نہیں دیا جا رہا ہے، لہذا head کے اندر پیسے دے رہے ہیں، لہذا لائنوں کے پائپ لائنوں کے کاموں میں ماضی میں جو sewer lines کا کام ہوا تھا، صرف وہی کام ہو رہا ہے، لہذا کام صرف pollution کے اندر صرف maintenance کے کام دئے جا رہے ہیں۔ نئے water lines کوئی کام نہیں دیا جا رہا ہے، حکومت کا کہنا ہے کہ وہ وقتاً فوقتاً funds کے ساتھ support کر رہی ہے، لیکن اس کے باوجود کئی جانب سے کوئی کام نہیں ہو رہا ہے۔ میں آپ کے ذریعہ کہنا چاہتا ہوں کہ کئی لائنیں پرانے ہو گئے، کئی لائنیں RCC lines ہیں، کے علاوہ unserved areas ہیں، اس کے باوجود کوئی کام sanction نہیں کیا جا رہا ہے۔ ہر ایک ایلے کو کچھ لاکھ روپے بول کر sanction کر رہے ہیں، لیکن اس کام کو process کرنے کے لئے وہ وہ، جن میں سال کا وہ روپے ہیں، ان میں آپ کے ذریعہ حکومت سے کہنا چاہتا ہوں کہ وہ کاموں کو مکمل کرنے کے لئے ایک واضح حکیم کو لے کر سامنے آئے۔ شکریہ۔

The second question which I would like to ask the Hon'ble Minister is as to what is the leakage, how much is the leakage. Due to leakage in old pipelines, the Water Board is losing 9 million gallons of water daily. If I am wrong, I may be corrected. As per my knowledge, we are losing 9 million gallons of water. It would cater to 60,000 households, because 150 gallons of water is needed per family on average. What measures is he taking to control this leakage.

At the same time, the Hon'ble Minister had given his answer for question © saying that the Government is providing regular budgetary support for Hyderabad Metro Water Supply and Sewerage Board. I would like to know from the Hon'ble Minister through you. What is the budgetary support which has been provided. For the last two years let him kindly give the details of budgetary support which has been given.

At the same time, through you a very important issue I am raising. I would like to have a specific answer from the Hon'ble Minister. According to the Water Quality Report of Institute of Health Systems, it was found that there was high presence of ecoli bacteria which has been found in drinking water in many parts of the Old City, in particular Hyderabad City - New City. They have picked up samples in many years. 1600 per 100 ML water in 2 areas while many other areas have been varying counts of virus found. The same virulence substance can cause gastro-enteritis, Urine track infection, unilateral menanjutice which equally causes infectious abdominal cramps, diarrhoea and also fever. This is very dangerous. I would like to know from the Hon'ble Minister. He had given a detailed reply.

آپ کے لئے شہر کو کتنا پانی آرہا ہے؟ گوواہری سے ہونے والے دہجے، کرشنا سے ہونے والے دہجے، سنگور اور مانجیرا سے ہونے والے دہجے، انہی تین سائرسٹین سائرسٹین سائرسٹین پانی آپ کو آرہا ہے؟ اور اس کے بعد میرا منظر صاحب سے سوال ہے کہ جتنا پانی آرہا ہے، اس پانی کو store کرنے کے لئے کیا ہمارے پاس overhead reservoirs ہیں؟

(INTERRUPTIONS)

About Reservoirs I will give details. The total Reservoir requirement is 1285 ML and the existing one can take only 554 ML. This is the reality and additional 731 ML is required to store

sufficiently in Reservoirs. We don't have the system. I am not blaming this Government. But the Governments earlier did this grave mistake. We need to rectify the mistake and the amount required for that is Rs.1200 crore.

About Distribution system, the Hon'ble Minister has given the details. As per my knowledge, the requirement is 13,700 KMs. Existing is only 16000 KMs. Additional 7700 KMs are required. For that Rs. 3545 crores is required.

In HMDA area, if we see the Reservoir - 250 ML is required. But the existing one is only 33 ML. Additional 267 ML is required. For that Rs.630.00 crores is required. GHMC area is 385 ML. For that Rs.3195 crores is required. This is the situation. It is a very bad and pathetic situation.

I would also like to know. In Phase - 1 of Krishna, how many Reservoirs were sanctioned. how many have been completed? In Phase - 2 how many Overhead Reservoirs were sanctioned and how many had been completed. In Phase - 3, how many? The shocking thing is that in Old City in Phase - 2 Overhead Reservoir is given

آٹھ reservoirs پانی کی تنکیاں دی گئیں، آٹھ reservoirs میں سے ایک ہی تنکیاں بنایا گیا۔

I would like to come on record and say. In my Constituency - It is very important. When we are focusing Hyderabad City, we have to see that we have good water, we have sufficient water. If there is no water, how can we ask the Multi National Companies to come to Hyderabad to do business in Hyderabad. How can we attract if we don't have water. This is very important.

Lastly, through you, I would like to ask the Hon'ble Minister - why supplying of water from Osman Sagar, Himayat Sagar, Manjeera and Singoor has been stopped? The Hon'ble Minister gave a reply saying that we have sufficient water of Godavari and Krishna. 7 TMC of water of Singoor and Manjeera has been allocated for Hyderabad. It is the right of Hyderabad. Why are you denying the right of Hyderabad? When they say that Godavari water is coming, Speaker Sir, this is very important, Godavari pipeline is a single line.

جناب محترم جناب (Janab Jaffar Hussain): محترم انجینئر صاحب! میں آپ کے ذریعہ بلدیہ کے منسٹر صاحب سے یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ sewerage کا جو main trunk line ہے، trunk line کی برابر مدت نہ ہونے کی وجہ سے آج کل maximum polluted water آرہا ہے۔ خاص طور سے گوشہ محل اور ناہلی محل constituencies میں پانچ سال پہلے کچھ project work شروع کیا گیا تھا مگر آج تک وہ gaps fulfill نہیں گئے صاحب جس کی وجہ سے آپ نے جو trunk line لیا ہے، میرے حساب سے totally waste ہے، جیسا B-91 sewerage starting from Mehdiptnam to duplicate NIS trunk sewerage, the gap at Noble Talkies X Roads, ابھی تک پورا نہیں ہوا۔ دارالسلام جنکشن سے جام باغ تک ابھی تک پورا نہیں ہوا۔ اور پتلی باؤلی سے جو main sewerage ہے رنگ محل کا، ابھی تک پورا نہیں ہوا۔ حبیب نگر فرسٹ انسر، نوبل ٹاکس کراس روڈ، gap between R main sewerage from Rayan Hotel to Noble Talkies X roads، ابھی تک پورا نہیں ہوا۔ duplicate D1 main sewerage Jambagh to King Koti, gap between Bogulkunta Mosque to King Koti، ابھی تک پورا نہیں ہوا۔ Bombay Bar to Railway Station Road، ابھی تک پورا نہیں ہوا۔ ہم بے مارکٹ پٹرول پمپ گاپ کا پورا نہیں ہوا صاحب۔ تو میں آپ کے ذریعہ یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ یہ gaps fulfill کریں گے تو یہ مکمل ہوگا۔ اور سیدنگر کا جو reservoir ہے، یہ ایک زمانہ پہلے تعمیر کیا گیا تھا مگر آج تک بھی اس reservoir کی تکمیل نہیں کی گئی۔ تو میری آپ کے ذریعہ منسٹر صاحب سے یہ خواہش ہے کہ اس کام کو جلد سے جلد مکمل کھینچے۔ جتنے pending works ہیں ان کو پورا کھینچے۔ اس کے علاوہ Division-I and Division-II، old city، آتا ہے، اس میں JNNURM کے تحت آب پراجیکٹ کا کام لے لے ہیں۔ Division-III کے اندر بھی آب آگرا کام مکمل کریں گے تو یہی جاکر pollution، کنٹرول ہوگا۔ تو میں آپ کے ذریعہ یہ کہنا چاہتا ہوں۔ شکریہ۔

శ్రీ కె. తారక రామారావు : అధ్యక్షా, ఇది కృష్ణాన అవర్ లాగ లేదు. వారడిగిన ప్రశ్నలు చూస్తే, పార్టీ డిస్కంపన్ లాగ ఉంది. I will try to address most of the questions raised.

(అంతరాయం)

స్పీకర్ సార్, చాలా స్పష్టంగా అన్ని విషయాలు చెప్పాము. హైదరాబాదులో మొత్తం కలిపి చూసినట్లయితే మనకున్న సోర్స్ కాని, మనకున్న సిస్టమ్ గాని చూసినట్లయితే ఉస్మాన్ సాగర్ నుండి 25 హిమాయత్ సాగర్ నుండి 15, సింగూర్ నుండి 75 మిలియన్ గ్యాలన్లు, మంజీరా నుండి 75, కృష్ణా వాటర్ షేజ్ 1, 2, 3 కలిపి 270 మిలియన్ గ్యాలన్లు, గోదావరి నుండి 172 మిలియన్ గ్యాలన్లు అంటే మొత్తం కలిపితే 602 మిలియన్ గ్యాలన్ల ఇన్ స్టాల్డ్ సిస్టమ్ ఉంది. హైదరాబాద్ వాటర్ సప్లైకి అందులో ప్రస్తుతం మొత్తం 400 మిలియన్ గ్యాలన్ల నీటిని వినియోగించుకుంటున్నాము. తెలంగాణ

ప్రభుత్వం వచ్చిన తరువాత, హైదరాబాద్ మహానగరం మూడు విషయాలలో ఇంప్రోవ్ మెంట్ కనబడుతోంది. ఒక్క నిమిషం కూడా కరెంట్ సోకుండా పవర్ సప్లైని అందించడంలో ప్రభుత్వం విజయం సాధించింది. ఎండాకాలంలో ప్రతివక్ష పార్టీలకు హైదరాబాద్ లో కుండల ప్రదర్శనలు ఉండేవి, కుండలతో బయటకి వచ్చేవారు, ఆ పని వారికి లేకుండా చేశాము. బ్రహ్మాండంగా వాటర్ సప్లై చేస్తున్నాము. పవర్ సప్లై, వాటర్ సప్లై, లా అండ్ ఆర్డర్ విషయాలలో పర్ఫార్మెన్స్ బాగుంది కాబట్టి జీహెచ్ఎస్సీ ఎలక్షన్ లో 150 సీట్లలో 100 సీట్లను టీఆర్ఎస్ కు కట్టబట్టారు. ఈ మూడు విషయాలలో మెరుగుదల లేకపోతే ఆ విధంగా విజయం సాధించేవారూ అని అడుగుతున్నాను. కొన్ని ప్రాబ్లమ్స్ ఉన్నాయి, కాదనడం లేదు, అవి లెగసిగా వచ్చాయి. వాటిని కర్క్ట్ చేసే ప్రయత్నం చేస్తున్నాము. ఓల్డ్ సిటీలో చాలా చోట్ల బ్రహ్మాండమైన ఆదరణ టీఆర్ఎస్ పార్టీకి వచ్చింది. ఆ విషయాన్ని కూడా నేను గుర్తు చేస్తున్నాను.

అధ్యక్షా, నేను చాలా వివరంగా సమాధానమిచ్చాను. కాని, చాలా un-charitable remarks which is extremely disappointing coming from my friend Owaisi. మమ్మల్ని పట్టించుకోవడం లేదని అన్నారు. ఎంత ఖర్చు పెట్టారు, బడ్జెట్ లో సపోర్ట్ ఎంత ఇస్తున్నారు అని అడిగారు. 400 మిలియన్ గ్యాలన్ల వాటర్ సప్లై చేస్తున్నాము. హైదరాబాదులో తొమ్మిది లక్షల రెండు వేల వాటర్ కనెక్షన్లు ఉన్నాయి. లెంగ్త్ ఆఫ్ ట్రాన్స్ మిషన్ 1200 కి.మీ, డిస్ట్రిబ్యూషన్ పైప్ లైన్స్ ఎనిమిది వేల కిలోమీటర్లు, వాటర్ సప్లై నెట్ వర్క్ లెంగ్త్ 9251 కి.మీ. 3331 బోర్ వెల్స్ లో కేవలం 710 పవర్ బోర్ వెల్స్ వాడుతున్నాము. హైదరాబాద్ మెట్రో వాటర్ సప్లైకి సంబంధించి 1080 ట్యాంకర్లు నడుస్తున్నాయి. 7880 ట్యాంకర్ లైన్స్ ప్రతిరోజూ నడుస్తున్నాయి. మొత్తంగా నగరంలో సంతృప్తికరంగా వాటర్ సప్లై చేస్తున్నాము. ఇండాక నేను చెప్పినట్లుగా ప్రభుత్వానికి ప్రజల మద్దతు కనబడుతోంది. ఎంత మేరకు పైప్ లైన్లను రిప్లేస్ చేయాలని అడిగారు. కోర్ సిటీలో 991 కి.మీ మేరకు పైప్ లైన్లను రిప్లేస్ చేయాలని 2009లో తేల్చారు. During 2009-13, 476 km have been replaced. That left with us about 515 kms. మొత్తం జీహెచ్ఎస్సీలో ఆ 515 కి.మీ + కోర్ సిటీ పైప్ లైన్ 819 కి.మీ తీసుకోవాలి.

10.30 | Ultimately, in the entire GHMC area including the Greater City the length of pipeline that needed to be replaced is about 1334 KM. Out of this in 2014-16 we have replaced about 178 KM and the balance is about 1156

KM and it has to be replaced. Even out of this 1156 KM most of it is in the peripherals. With the HUDCO loan which we have taken we are going to cover 700 KM. To be precise it is 691 KM. This 1156 KM will be covered with the HUDCO scheme. That leaves us with 465 Km which needs to be replaced. It will cost about Rs. 502 crores.

Sir, I have given an elaborate reply. The budgetary support that needs to be provided has been asked by the Hon'ble Members. From 2009-14 the Congress Party was in power and during that entire period of five years the amount the Government gave to HMWS&SB was only Rs. 377 crores. But, after the Telangana Government assumed Office from 2014-16 till December we have already gave Rs. 261 crores. That is what I would like to put on record. What are the works sanctioned from 2014 onwards have been asked. So far, we have sanctioned nearly 7624 works in the last two years. The total estimated amount is Rs. 448 crores. Currently the HMWS&SB gets Rs. 93 and odd crores per month on an average in terms of revenue. The expenditure is Rs. 115 crores per month. Now, the Government is filling the deficit. The Government is taking out on itself to ensure that this deficit is taken care of. Lest, the Board cannot survive. In fact, one of the very important questions has been raised.

— core city کے بارے میں، constituency کے بارے میں، اور دیگر امور کے بارے میں۔

With regard to works sanctioned which I have just now mentioned are 7624 with an expenditure of Rs. 448 crores. I would like to go on record and say. For Bahadurpura the total number of works sanctioned in 2014-15 are 172 and in 2015-16 we sanctioned 181 works and in 2016-17 another 46 works are sanctioned. In respect of Chandrayanagutta we have sanctioned 135 works in 2014-15 and 105 works in 2015-16 and 65 works in 2016-17. For Charminar we have sanctioned 122 works in 2014-15, 82 works in 2015-16 and also 32 works in 2016-17. There are Maheswaram, Malakpet and Yakutpura. If you want me to go on I have got 24 constituencies. Sir, they have put elaborate

questions. My only reply is this Government is committed to improve the water supply significantly. There are still areas to be covered. There are un-covered areas. There are issues to be tackled which I understand. But, definitely, we are seized of the matter. The other thing which I wanted to tell is with respect to reservoirs.

రిజర్వాయర్లలో నార్త్ ఆఫ్ మూసీకి సంబంధించి పాటిగడ్డ, నారాయణగూడ, చిలకలగూడ, పీక్స్ పేట, ఆసిఫ్ నగర్, తట్టిహాస, అల్లంబండలో మొత్తం ఏడు రిజర్వాయర్లను పూర్తి చేయడం జరిగింది. దీంతోబాటు ఓల్డ్ సిటీలోని సౌత్ ఆఫ్ మూసీకి సంబంధించి మీరాలం, ఆస్మాన్ ఫుడ్, బండగూడ, చంచల్ గూడ, మైసారం, రియాసత్ నగర్, బార్కాన్ లో పూర్తి చేశాం. ఇంకా గౌరవ సభ్యులు ముంతాజ్ ఖాన్ గారు బాల్ సెట్టి ఫీల్డ్ రిజర్వాయర్ గురించి అడిగారు. ఇది మార్చి, 2017 వరకు పూర్తి చేస్తాము. సంతోష్ నగర్ రిజర్వాయర్ గురించి అడిగారు. ఈ రిజర్వాయర్ పూర్తి చేయడంతోబాటు ఇప్పటికే నీళ్లు కూడా ఇస్తున్నాము.

అంతే కాకుండా సైవర్లైన్స్ ఎన్ని రిపేర్ చేయించారని అడిగారు. హడ్కో ప్రాజెక్టులు ఏమేం చేస్తున్నారని అడిగారు. గౌరవ సభ్యులు లక్ష్మణ్ గారు హడ్కో ప్రాజెక్టులో పెరిఫరల్ ఏరియాల్లో ఏం చేస్తున్నారని అడిగారు. పెరిఫరల్ ఏరియాల్లో కొత్తగా GHMC లో మెర్ట్ అయిన పదకొండు మున్సిపాలిటీలలో 56 రిజర్వాయర్లను సుమారు 266 MLDC కెపాసిటీతో నిర్మిస్తున్నాము. అదే రకంగా కొత్తగా 2,500 కిలోమీటర్ల కొత్త సైపులైను కూడా ఈ రూ.1900 కోట్ల ప్రాజెక్టులో భాగంగా వేయబోతున్నాము. తద్వారా అక్కడ ఎంతైతే రిజర్వాయర్ సామర్థ్యం అవసరమో అది కూడా తప్పనిసరిగా ఈ కార్యక్రమంలోనే పూర్తి చేస్తాం.

ఓల్డ్ సిటీకి సంబంధించి ప్రాజెక్టు కాస్ట్ దాదాపు రూ.232 కోట్ల 22 లక్షలు రాష్ట్ర ప్రభుత్వం ఖర్చు చేసింది. అందులో నుంచి ఇప్పటికే రూ.140 కోట్ల బిల్లులు కూడా చెల్లించడం జరిగింది. మైసారం, బండగూడ, బార్కాన్, మీరాలం, సంతోష్ నగర్, చంచల్ గూడ, ఆస్మాన్ ఫుడ్ వంటి ఏరియాల్లో పనులు కొన్ని పూర్తయ్యాయి, కొన్ని ప్రోగ్రెస్ లో ఉన్నాయి.

గౌరవ సభ్యులు సీవరేజ్ లైన్స్ గురించి కూడా అడిగారు. దాదాపుగా ఓల్డ్ సిటీలోని చాలా జోన్స్ లో more than Rs. 1200 crores worth of projects are currently identified to lay the trunks in the Old City alone. We will take them up. In fact, we all know for a fact. 1400 MLD of sewerage is generated today in

Hyderabad. Only half of it is treated. Only 674 MLD is treated. With regard to the remaining we are contemplating. We are seized of the matter.

My only request through you to the Hon'ble Members is that we have been talking to them individually and separately also. Another important question raised is with respect to non-revenue water. ట్రాన్స్మిషన్ లాసెస్ ఎన్ని ఉన్నాయి? నాన్ రెవెన్యూ లాసెస్ ఎన్ని ఉన్నాయని అడిగారు. ప్రస్తుతం హైదరాబాద్ మెట్రో వాటర్ సప్లై అండ్ సీవేజ్ బోర్డులో దాదాపు 40 శాతం NRW ఉంది. దానిని సిగ్నిఫికెంట్గా తగ్గించడానికి ప్రయత్నం చేస్తున్నాము. నాన్ రెవెన్యూ వాటర్ లో ట్రాన్స్మిషన్ లాసెస్ ఉంటాయి. కొన్ని కనెక్షన్లు ఉండి బిల్లులు కట్టనివారు కూడా ఉంటారు. 9 లక్షల కనెక్షన్లు ఉన్నాయని మా దగ్గర లెక్కలుంటే - కేవలం 1 లక్షా 60వేల మీటర్లు మాత్రమే ఉన్నాయి. కాబట్టి 1 లక్షా 60వేల మీటర్లు పెట్టాలని ఆలోచన చేస్తున్నాము. కొంతమంది కమర్షియల్ కనెక్షన్ దారులు డొమెస్టిక్ కేటగిరీలో పెట్టుకున్నారు. కమర్షియల్ అయినప్పటికీ డొమెస్టిక్ టారిఫ్ కడుతున్నారు. వాటిని గుర్తిస్తున్నాము. మొత్తానికి NRW ని 40 శాతం నుంచి 20 శాతానికి తగ్గించే ప్రయత్నం చేస్తున్నాము. The HMWS&SB should be a self-sufficient body. In fact, it should be surplus today. With the kind of water supply it is taking up and with the kind of services it is providing and with the kind of out break it has taken up it should be self-sufficient. Today, we have expanded the gamut of HMWS&SB. The entire area within the Outer Ring Road will be taken care of by HMWS&SB. The Government is seized of the matter to ensure that quality water supply and quality sewerage is provided to the entire City of Hyderabad. మాకు ఓల్డ్ సిటీ, న్యూ సిటీ అనే వ్యత్యాసం లేదు. ఆంధ్ర, తెలంగాణ అనే పంచాయతీ లేదు. మనం తెలంగాణ రాష్ట్రం కోరుకున్నాం, వచ్చింది. ఇంకా వారు ఆ రకంగా మాట్లాడటం భావ్యం కాదు. ముఖ్యమంత్రిగారు చెప్పిందేమిటంటే హైదరాబాదు నగరంలో ఎవరు స్థిర నివాసం ఏర్పరచుకున్నా వారిని తెలంగాణ బిడ్డలుగానే గుర్తిస్తామని చెప్పారు. అదే నివాదంతో GHMC ఎన్నికలకు వెళ్లం, ఓల్డ్ సిటీతో సహా అంతటా చరిత్రలో ఏనాడూ లేని విధంగా విజయాన్ని నమోదు చేసిన ఘనత కూడా టీఆర్ఎస్ పార్టీకి దక్కిందని నేను గుర్తుచేస్తున్నాను.

MR.SPEAKER: Question No.1973 Minister for Transport.

SRI AKBARUDDIN OWAISI: Mr. Speaker, Sir, I have to seek two clarifications.

(Interruptions from Treasury Benches)

SRI K. TARAKA RAMA RAO: Sir, if the Hon'ble Member so desires I am ready to give reply.

جناب اکبرالدین اویسی: (Janab Akbaruddin Owaisi) صاحب اپنی تشریح کے لیے مجھے دو تشریحات چاہنی ہیں۔ میں صرف وہی تشریح دیتا ہوں جو صاحب کے سوال کے مطابق ہے۔ کیا جواب ہے صاحب؟

MR. SPEAKER: Akbar garu, you have taken much time.

(Interruptions)

SRI K. TARAKA RAMA RAO: I am ready to answer provided the Hon'ble Speaker permits. I am happy to give answer. My only appeal is that we have already spent 40 minutes on this question alone. Sir, if he wants detailed answer I request the Hon'ble Member to come in some other form.

(Interruptions)

MR. SPEAKER: Please observe silence. Now, Q. No. 1973.

10.40
 ఉ.

రెండు రాష్ట్రాల మధ్య ఆర్.టి.సి. పర్మిట్ల విభజన
 ప్రశ్న నెం.54(1973)

శ్రీ వి. శ్రీనివాస్ గౌడ్ (మహబూబ్ నగర్): - గౌరవనీయులైన రవాణా శాఖ మంత్రి గారు దయచేసి ఈ క్రింది సమాచారం తెలియజేస్తారా:

- అ) ఆంధ్రప్రదేశ్, తెలంగాణ మధ్య ఎసి పునర్వ్యవస్థీకరణ చట్ట నిబంధనలకు అనుగుణంగా రోడ్డు రవాణా సంస్థ పున: వ్యవస్థీకరించి తెలంగాణ రాష్ట్ర రోడ్డు రవాణా సంస్థ విడిగా ఖాతాలను నిర్వహించడమువుతున్నదా;
- ఆ) పర్మిట్లను హేతువిరుద్ధంగా విభజించడం, బస్సు సర్వీసుల నిర్వహణ వల్ల టీఎస్ఆర్టిసి అధిక నష్టాలకు గురౌతున్న విషయం వాస్తవమేనా;
- ఇ) అయితే, మోటారు వాహనాల చట్టం ప్రకారం దూరం ఆధారంగా పర్మిట్లను విభజించడానికి తీసుకున్న చర్య ఏమిటి;

ఈ) జిల్లా బస్సులను నగరంలోని వివిధ ప్రాంతాల నుండి నడిపే ప్రతిపాదన ఏదైనా వుందా; అయితే, ఆ వివరాలేమిటి?

రవాణా శాఖ మంత్రి (శ్రీ పి. మహేందర్ రెడ్డి) :

అ) లేదండీ. అయితే, ఖాతాలను మాత్రం విడిగా నిర్వహించడమౌతున్నది.

ఆ) లేదండీ.

ఇ) చెల్లబాటు గడువు పూర్తయిన వర్కెట్ల కోసం అంతర్-రాష్ట్ర ఒప్పందాన్ని కుదుర్చుకోవలసి ఉంది.

ఈ) అవునండీ. ప్రస్తుతం హైదరాబాద్ నగరంలోని వివిధ ప్రాంతాల నుండి 28 అంతర్ రాష్ట్ర సర్వీసులతో సహా 176 సర్వీసులను నడపడవౌతున్నది. మరి కొన్ని సర్వీసులను త్వరలోనే ప్రారంభిస్తాము.

శ్రీ వి. శ్రీనివాస్ గౌడ్: అధ్యక్షా, తెలంగాణ, ఆంధ్ర ప్రదేశ్ రాష్ట్రాలు విడిపోయిన తరువాత ఆర్.టి.సి. రెండుగా విడిపోయినప్పటికీ నేటి వరకు ఇంటర్సిటీ అగ్రిమెంట్ కాలేదు. ఇరు రాష్ట్రాల మధ్య ఆంధ్ర మరియు తెలంగాణ రాష్ట్రాలు సగం, సగం బస్సులను నడపాలి. ఈ విధంగా నడవాలంటే ఇంటర్ స్టేట్ అగ్రిమెంట్ చేసుకోవాలి. ఈ విధంగా ఒప్పందం చేసుకోవడం దాదాపు 2000 బస్సులు ఆంధ్ర నుంచి తెలంగాణకు వస్తున్నాయి. తెలంగాణ నుంచి 200 బస్సులు మాత్రమే ఆంధ్రకు పోతున్నాయి. ఈ విషయమై మంత్రి గారు చీఫ్ సెక్రటరీ గారికి లేఖ వ్రాయడం జరిగింది. వెంటనే ఇంటర్సిటీ అగ్రిమెంట్ చేసుకొని తమిళనాడు, కర్ణాటక నడుపుతున్న తరహాలో సగం, సగం బస్సులను నడిపిస్తే ఆర్టిసి లాభాల్లో నడుస్తుంది.

ఆర్.టి.సి. ఏపిఎస్ఆర్టిసి గా ఉన్నప్పుడు ప్రైవేట్ క్యారేజీలు నడపడానికి ఆంధ్రనాయకులు సొంతంగా బ్రావెల్స్ను పెట్టుకొని వాళ్ళకు లాభాలు రావాలని, తెలంగాణ బస్సులను కొనుగోలు చేయకుండా తెలంగాణ బస్సులు నష్టాల్లో పనిచేయడానికి వారు పనిచేశారు. ఈ రోజు తెలంగాణలో ఒకే ఒక పెద్ద బ్రావెల్ ఏజెన్సీ నిజామాబాద్ జిల్లా సునిల్ రెడ్డిగారికి చెందిన ఆరెంజ్ బ్రావెల్స్. ఆయన రెండు బస్సులు కరీంనగర్ నుంచి బెంగుళూరుకు వేశారు. మీ బస్సులు మాదగ్గర నుంచి ఏవిధంగా పోతాయని అనంతపూర్ దగ్గర వాటిని సీజ్ చేయించారు. వేపము ట్యాక్స్ కట్టావని ఆధారాలు చూపించినప్పటికీ అక్కడి నాయకులు జేసి దివాకర్ రెడ్డి తమ్ముడు స్వయంగా వచ్చి వెహికల్ ఇన్స్పెక్టర్ ప్రక్కన నిలబడి మా ఆధారాలు చింపేయించి ఆ బస్సులను సీజ్ చేయించారు. కానీ, ఆయనకు చెందిన 250 బస్సులు ఇక్కడ అక్రమంగా నడుస్తున్నాయి. తెలంగాణ

వచ్చిన తరువాత కూడా ఆయన 200 బస్సులను నడపడానికి ఎంత ధైర్యం, మా సునిల్ రెడ్డి బస్సులు అక్కడికిపోతే వాటిని సీజ్ చేయించడం ఎంత వరకు సమంజసం? ఆయన బస్సులపై నిఘాను పెట్టి ఆ బస్సులను కూడా ఖచ్చితంగా సీజ్ చేయించాలని మనవి.

ప్రైవేట్ క్యారేజీ పేరు మీద నడుపుతున్న బస్సులన్నింటిని నియంత్రించి, ప్రభుత్వమే బస్సులను కొనుగోలు చేసేలా ఏర్పాటు చేయాలని కోరుతున్నాను. ఆర్.టి.సి. లాభాల బాటలో నడపడానికి మెట్రో రైలు స్టేషన్లలో లాగా ఆర్.టి.సి. బస్టాండ్లలో కూడా వాణిజ్య సముదాయాలు, సినిమా హాళ్ళు, మొదలైనవి ఏర్పాటు చేసే ప్రతిపాదన ఏదైనా ఉన్నదా? కేవలం బస్సులను నడపడం ద్వారానే లాభాలు వచ్చే పరిస్థితి లేదు. అలాంటి ప్రతిపాదన ఏదైనా ఉన్నట్లైతే దానిని ఎప్పటిలోగా చేపడతారనే విషయాలని తెలియజేయాలని కోరుతున్నాను. వరంగల్, హైదరాబాద్లో, టైర్ వర్క్ షాప్స్ని బలోపేతం చేయడానికి ఏమైనా ప్రయత్నం చేస్తున్నారా? దాదాపు 2000 బస్సుల టైర్లను రిట్రేడ్ చేయడానికి స్వయంగా ఏర్పాటు చేసుకుని సంస్థను బలోపేతం చేయడానికి ఏమైనా చర్యలు తీసుకున్నారా? వాటిని ఎప్పటిలోగా చేస్తారని మీ ద్వారా మంత్రి గారిని కోరుతున్నాను. ఎమ్.పి. నానికి చెందిన 300 బస్సులు, దివాకర్ రెడ్డికు చెందిన 300 బస్సులు ఆంధ్రనాయకులందరికీ బస్సులున్నాయి. తెలంగాణలో ఏ నాయకుడుకీ అలాంటి వ్యాపారాలు లేవు. ఇలాంటివి చేయరు. వారు అక్రమంగా బస్సులు నడుపుకుంటు, ఆర్.టి.సి. బస్సులు అక్కడ వేళ్ళనీయకుండా చేస్తున్నారు. ఈ విధానం వల్ల ఆర్.టి.సి.కి రోజుకోటి రూపాయల నష్టం వస్తోంది. ఇంటర్ స్టేట్ అగ్రిమెంట్ చేసి వీటన్నింటిని నియంత్రించినట్లైతే ఆర్.టి.సి.కి రోజు 3 కోట్ల రూపాయల లాభం వచ్చే అవకాశం ఉంటుంది.

ఇప్పటివరకు ఏ ప్రభుత్వాలు ఆర్.టి.సి.కి నిధులు ఇవ్వలేదు. మన ముఖ్యమంత్రి గారు ఆర్.టి.సి.కి వెయ్యి కోట్ల రూపాయలను సహాయం చేయడం ఇప్పటివరకు జరిగింది. ఆర్.టి.సి.ని స్వయం ప్రతిపత్తిగా చేయడానికి ఏమైనా చర్యలు తీసుకుంటున్నారా? ఆర్.టి.సి.లో ఉన్న 180 బస్సులు ఆంధ్రకు వెళ్తాయి. వరంగల్ నుంచి విశాఖపట్నం వెళ్లిన మన బస్సును వాళ్ళు డిపోలోకి రాకుండా అడ్డుకున్నారు. వెళ్లేటంటే 5 శాతం బస్సులకు కూడా వారు రాకుండా ఆవిధంగా చేసినప్పుడు వేల బస్సులు ఈ ప్రాంతానికి వచ్చి జులూం చెలాయిస్తుంటే బ్రాన్స్ పోర్ట్ డిపార్ట్మెంట్ వెహికల్ ఇన్స్పెక్టర్లు తనిఖీలెందుకు చేయడం లేదని, ఎప్పటిలోగా ఈ విషయంపై చర్యలు తీసుకుంటారు? ఎప్పటినుంచి ప్రైవేట్ బస్సులను నియంత్రిస్తారు.....

(ఈ దశలో మైక్ కట్ చేయడం జరిగింది.)

శ్రీ పి. మహేందర్ రెడ్డి: అధ్యక్షా, 2-6-2014 నుండి రెండు రాష్ట్రాలు అకౌంటులు, నిర్వహణను వేరు వేరుగా నిర్వహిస్తున్నాయి. ఆంధ్రప్రదేశ్ పునర్విభజన చట్టం 2014లోని సెక్షన్ 72లో రాష్ట్ర విభజన కంటే ముందు ఉన్న పర్మిట్లు వాటి కాల పరిమితి ఉన్నంత కాలం రెండు రాష్ట్రాల మధ్య నడవవచ్చు.

రాష్ట్రంలో అంతర్ రాష్ట్ర సర్వీసుల మొత్తం-1128, వీటిలో తెలంగాణ సర్వీసులు-487, ఎపి సర్వీసులు-641.

ఇప్పటివరకు 110 పర్మిట్లు తెలంగాణ డిపోలకు చెందినవి, 245 ఎ.పి రాష్ట్ర పర్మిట్లు సెప్టెంబరు 2016 నాటికి వాటి కాల పరిమితి పూర్తయింది. ఇప్పుడు రెండు రాష్ట్రాల మధ్య అంతర్ రాష్ట్ర ఒప్పందం జరగాల్సి ఉంది.

15.03.2016 నాడు రెండు రాష్ట్రాలకు చెందిన హైలెవల్ కమిటీ సమావేశం తర్వాత కొత్తగా 70 మన బస్సు సర్వీసులను ఎపికి నడుపుతున్నాము. ఇంకా 159 సర్వీసులు, 306 కొత్త బస్సులు రాగానే నడిపిస్తాము.

అనంతపురం వద్ద జరిగిన సంఘటన మా దృష్టికి రాలేదు. ఆ విషయమై ఎంకైయర్ చెసి సీరియస్ గా చూస్తాము. బి.ఓ.టి/ డి.ఓ.టి స్కీము ద్వారా సంస్థకు ఉన్నటువంటి ఖాళీ స్థలాలను వాణిజ్యపరంగా వాడుకుంటాము. ఆర్టిసికి ఉన్నటువంటి ల్యాండ్లను ప్రైవేట్ గా డెవలప్ చేసి అభివృద్ధి చేయడానికి చర్యలు తీసుకుంటాము. తెలంగాణలో ఎక్కడ లేని విధంగా ఖమ్మం జిల్లాలో ఆర్టిసి ల్యాండ్లు డెవలప్ చేసి ఆర్టిసికి లాభాలు రావడానికి శ్రీ తుమ్మల నాగేశ్వర్ రావు గారు కూడా ముందుకు రావడం జరిగింది. అక్రమంగా తిరుగే బస్సులపై కేసులు పెట్టి సీజ్ చేయడం జరుగుతోంది. ఆంధ్ర బస్సులు ఇక్కడ నడుస్తున్నాయని, తెలంగాణ బస్సులు నడవటం లేదని గౌరవ సభ్యులు తెలియజేశారు. వారెంతటి వారైనప్పటికీ వారిని అరికడతాము, వారి బస్సులను సీజ్ చేస్తాము. మన తెలంగాణ లోని ప్రైవేట్ బస్సు యజమానులు ముందుకు వచ్చినట్లైతే వారికి అన్ని ప్రాంతాలకు నడవడానికి వీలుగా పర్మిషన్స్ ఇచ్చి ఎంకరేజ్ చేస్తాము. ఆర్టిసికి ప్రతిరోజు 9.5 కోట్ల రూపాయల ఆదాయం రాగా 11 కోట్ల రూపాయల ఖర్చుతోంది. భవిష్యత్లో ఆర్టిసికి లాభాలు రావడానికి తప్పకుండా ప్రయత్నం చేస్తాము.

10.50 | వి. శ్రీనివాస్ గౌడ్: అధ్యక్షా, తెలంగాణ విభజనకు **ఉ.** ముందు ఆంధ్ర బస్సులకు సంబంధించి తీసుకున్న పర్మిట్ల విషయంలో ఏమీ అనవద్దని విభజన చట్టంలో ఉంది. కానీ, తెలంగాణ విభజన అయిన తరువాత కూడా 2015, మే నెలలో 645 బస్సులకు **J.315-2**

ఆంధ్ర వాళ్లు 5 సంవత్సరాలకు పర్మిట్ తీసుకున్నారు. తెలంగాణ ప్రభుత్వం, ఆంధ్ర ప్రభుత్వం నుండి 150 బస్సులకు మాత్రమే పర్మిట్ తీసుకుంది. అది కూడా ప్రస్తుతం ఉన్న ఎండి గారు దూరదృష్టితో, అనుభవంతో జాగ్రత్తపడి కొన్ని బస్సులకు పర్మిట్ తీసుకోవడం జరిగింది. విభజన అయిత తరువాత తీసుకున్న పర్మిట్లను వెంటనే రద్దు చేయాల్సిన అవసరం ఉంది. ఆంధ్ర ప్రదేశ్ ప్రభుత్వం ఉన్నప్పుడే మియాపూర్ లో బస్ టర్మినల్ కు ఫ్లలాన్ని చూడడం జరిగింది. ఔటర్ రింగ్ రోడ్డు, ఇన్నర్ రింగ్ రోడ్డు వస్తున్నాయి కనుక ముందు ముందు సిటీలో ట్రాఫిక్ తగ్గడానికి మరియు ప్రజల సౌకర్యార్థం ఆ టర్మినల్ ను ఏర్పాటు చేయాల్సిన అవసరం ఉంది. ఆ బస్ టర్మినల్ ను ఎప్పటి లోగా పూర్తి చేస్తారో చెప్పాల్సిన అవసరం ఉంది. మిని బస్సులను కొనుగోలు చేయడానికి రూ.350 కోట్ల రూపాయలను మంజూరు చేస్తూ ముఖ్యమంత్రి గారు ఆదేశాలు ఇచ్చారు. ఎప్పటిలోగా ఆ బస్సులను తీసుకు వస్తారో చెప్పాలని మంత్రి గారిని కోరుతున్నాను. అన్ని రాష్ట్రాల వారు ఇక్కడ ఉండవచ్చు కానీ, తెలంగాణ రాష్ట్రంలో తెలంగాణ ప్రజల మీద దౌర్జన్యం చేస్తామంటే, వారెంతటి వారైనా వారిని ఎదుర్కొంటాము. తెలంగాణ ట్రాన్స్పోర్ట్ యజమానిని భయ పెట్టిన వారికి బుద్ధి చెప్పేటట్లు ఈ అధికారులు చర్యలు తీసుకోవాల్సిన అవసరం ఉంది. ఆంధ్రకు, ఆంధ్ర ప్రజలకు మేము వ్యతిరేకం కాదు, కానీ అక్కడ రాజకీయాన్ని అనుభవిస్తూ, మా పైన జులుం చలాయిస్తామంటే మాత్రం కచ్చితంగా మేము కూడా తిరగబడతాము.

శ్రీ పి. మహేందర్ రెడ్డి: అధ్యక్షా, రాష్ట్ర విభజన కన్నా ముందు రెండు రాష్ట్రాల మధ్య ఎపి సర్వీసులు 946, తెలంగాణ సర్వీసులు 444 మొత్తం 1390 బస్సుల సర్వీసు ఉండేది. అప్పుడు తెలంగాణకు దాదాపు 500 తక్కువ సర్వీసులు ఉండేవి. ఇప్పుడు ఎపి సర్వీసులు 641, తెలంగాణ సర్వీసులు 487 అంటే 154 సర్వీసులు మాత్రమే తెలంగాణకు తక్కువ సర్వీసులు ఉన్నాయి. మియాపూర్ బస్ డిపో టర్మినల్ ప్రతిపాదన హెచ్.ఎం.డి.ఎ. పరిధిలో ఉంది. ఈ విషయాన్ని కూడా తొందరలోనే పరిష్కరిస్తాము. వచ్చే నెలలో 236 మిని బస్సులను తీసుకుని, ప్రభుత్వ పరంగానే కాకుండా ప్రైవేటు వ్యక్తులు ఎవరైనా వారి వారి ఫంక్షన్లకు బస్సులు కావాలని ఫోన్ చేస్తే సంపించే కార్యక్రమం కూడా చేస్తున్నాము. ఎంఐఎం సభ్యులు గత సభలో అడిగినట్లుగా ఓల్డ్ సిటీలో గల్లీ గల్లీలో తిరగడానికి వచ్చే నెల మిని బస్సులను తీసుకురావడం జరుగుతున్నది. ఈ మధ్య కాలంలో సభ్యులు శ్రీనివాస్ గౌడ్ గారు ఆంధ్ర ముఖ్యమంత్రిని కలిసి రెండు రాష్ట్రాల మధ్య పర్మిట్ల విషయంలో చర్చించేందుకు సమయం

వాగ్రూప సమాధానములు

తీసుకున్నారు. ఆంధ్ర బ్రాన్స్ పోర్ట్ మంత్రి గారితో కూడా మాట్లాడాము అసెంబ్లీ సమావేశాల తరువాత ఈ విషయాన్ని కూడా పరిష్కరిస్తాము.

శ్రీ వి. శ్రీనివాస గౌడ్ : అధ్యక్షా, ఆంధ్ర రాష్ట్రంలో కూడా ఆర్ టి సి ని బలోపేతం చేయకుండా చేస్తున్నారు. సరే వారి రాష్ట్రం వారి ఇష్టం. కానీ, ఆ నాయకులు ఒక్కొక్కరూ 3 నుండి 4 వందల బస్సులను పర్మిట్ లేకుండా తెలంగాణలో నడుపుకుంటూ, మా నాయకులకి సంబంధించి రెండు తెలంగాణ బస్సులు అక్కడికి పోతే నియంత్రించారు కనుక ఆ నాయకులు ఎంపిలుగాని, మంత్రులు గాని, వారి బస్సులు ఇక్కడ తిరగనివ్వకుండా ఏమి చర్యలు చేపడుతున్నారు, ఎప్పటిలోగా చర్యలు చేపడతారో చెప్పాలి.

శ్రీ పి. మహేందర్ రెడ్డి : అధ్యక్షా, ఆంధ్ర నాయకులు ఎంత పెద్దవారైనా ఆంధ్ర బస్సులను పర్మిట్ లేకుండా తెలంగాణలో నడిపితే వారి మీద సీరియస్ యాక్షన్ తీసుకుంటాము. బస్సుల విషయంలో దౌర్జన్యం చేస్తున్న వారిని కూడా అరికట్టి తప్పకుండా మన వారికి ప్రోత్సాహం ఇస్తాము.

బాహ్య వలయ రహదారి వెంబడి సాటిలైట్ టాన్ పిస్లు

ప్రశ్న నెం. 55(1944)

సర్వశ్రీ కె.పి వివేకానంద్ (కుత్బుల్లాపూర్), మల్లిపెద్ది సుధీర్ రెడ్డి (మేడ్చల్), అంజయ్య యల్లనమోని (షాద్ నగర్) :- సమాచార సాంకేతిక, మునిసిపలు పరిపాలన, పట్టణభివృద్ధి శాఖ మంత్రిగారు దయచేసి ఈ క్రింది సమాచారం తెలియజేస్తారా :

అ) హైదరాబాదు అవుటర్ రింగ్ రోడ్డు పై శాటిలైట్ టాన్ పిస్లను అభివృద్ధి చేయాలనే ప్రతిపాదన ఏదైనా ఉన్నదా?

ఆ) అయితే, గుర్తించిన ప్రాంతాల వివరాలు ఏమిటి, వాటిని అభివృద్ధి చేయడానికి అవసరమైన నిధుల అంచనా మొత్తం ఎంత?

ఇ) ఎప్పటిలోగా సదరు పనులను ఆరంభించడమవుతుంది?

సాంకేతిక, మునిసిపలు పరిపాలన, పట్టణభివృద్ధి శాఖ మంత్రి గారు (శ్రీ కె. తారక రామారావు):

అ) అవునండీ.

ఆ) పటాన్ చెరు, తెల్లాపూర్ / నాగులపల్లి, కోకాపేట్, తిమ్మాపూర్ / శంషాబాద్, తుక్కుగుడ, ఆది భట్ల, బొంగుళూరు, పెద్ద

అంబర్పేట, ఘట్కేసర్, కీసర, షామీర్పేట, మేడ్చల్, గుండ్లపోచంపల్లి వద్ద ఓఆర్ఆర్ వెంబడి 13 బ్రాన్సిట్ ఓరియంటెడ్ గ్రోత్ సెంటర్లను (టి.ఓ.సి.సి.లు) ప్రతిపాదించడమయింది. వాటిని అభివృద్ధి చేయడానికి రూ.13,998 కోట్ల మొత్తాన్ని అంచనా వేయడమయింది.

ఇ) సాధ్యాసాధ్యతల నివేదిక రూపకల్పనను పూర్తి చేయడమయింది. సవివరమైన ప్రాజెక్టు నివేదికలను(డిపిఆర్లు) ఇంకా రూపొందించాల్సి ఉంది.

శ్రీ కె.పి. వివేకానంద్ : అధ్యక్షా, తెలంగాణ రాష్ట్రంలో ప్రస్తుతానికి పట్టణాల జనాభా 43శాతం ఉంది. రాబోయే 2దశాబ్దాల్లో ఇంకా 10 నుండి 20 శాతం జనాభా కాబోతోంది. హైదరాబాదులోని ప్రజలు నివసించడానికి చేపట్టిన చర్యలను అభినందిస్తూ, మనం రూపొందిస్తున్న ఇంటిగ్రేటెడ్ మాస్టర్ ప్లాన్లో మూడు టౌన్ షిప్లను రూపొందిస్తున్నామా లేక పరిశ్రమలను రింగ్ రోడ్ బయటకు పంపే ఆలోచన చేస్తున్నాము కనుక దానితో ఏమైనా అనుసంధానం చేస్తున్నామా? దీనితోబాటు ఎల్ఐజి, ఎంఐజి విషయంలో వర్కర్లు, సూపర్ వైజర్లకు, మేనేజర్స్ ఇంకా అన్ని వర్గాల ప్రజలకు అందుబాటులో ఉండే విధంగా ఏమైనా ప్రత్యేకంగా ప్లాన్ చేస్తున్నామా. అంతే కాకుండా 330 కిలో మీటర్ల డీవియల్ రింగ్ రోడ్డును కూడా ప్రభుత్వం ప్రతిపాదిస్తుంది. శాటిలైట్ టౌన్ షిప్ కి అనుసంధానం చేస్తున్నామా లేదా? శాటిలైట్ సిటీ నిర్మాణానికి సంబంధించిన నిధుల కోసం కేంద్రానికి ఏమైనా ప్రతిపాదన పంపిస్తున్నామా, ప్రత్యామ్నాయంగా డబ్బులు ఏ రకంగా స్వీకరిస్తున్నామనే విషయాలను తెలపాలి. వికారాబాద్ లో శాటిలైట్ టౌన్ షిప్ ను గతంలో కేంద్ర ప్రభుత్వం ప్రతిపాదించింది. కానీ, పనులు ప్రారంభం చేసుకోలేకపోయాము. ఇప్పటికే హైదరాబాద్ లో డెన్సిటీ పెరిగిపోయింది కాబట్టి, నీళ్లు, డ్రైనేజి మిగతా విషయాల్లో అస్తవ్యస్తంగా ఉన్నాము. టౌన్ షిప్ ల విషయంలో ఏ రకంగా మనం ముందుకు పోతున్నామో చెప్పాలని కోరుతున్నాను.

11.10 | శ్రీ ఎం. సుధీర్ రెడ్డి : అధ్యక్షా, హైదరాబాద్ లో జనాభా **ఉ.** పెరుగుతున్న సందర్భంలో రింగ్ రోడ్డు, రేడియల్ రింగ్ రోడ్డులో టౌన్ షిప్ ఏర్పాటు చేయడానికి ముందుకు వచ్చినందుకు మంత్రి గారికి అభినందనలు తెలియజేస్తున్నాను. మా నియోజకవర్గ ప్రాంతంలో కనీసం 40శాతం వరకు రింగురోడ్డు కలదు. దీనిలో నాలుగు మండలాలు కువరవుతాయి. నాలుగు సంవత్సరాల నుంచి ఈ నాలుగు గ్రామాలను ప్రతాప్ సింగ్, కొర్రెన్న, గొర్రెల్లి, బాచారం ల్యాండ్ పూరింగ్ వద్దటిలో టౌన్ షిప్ లు ఏర్పాటు చేయాలనే ప్రతిపాదన ప్రభుత్వం వద్ద ఉంది. రైంథాంగమంతా ముందుకు వచ్చారు. ఈ

విషయమై హెచ్.ఎమ్.డి.వి. వారు ఒకటి, రెండు సమావేశాలు ఏర్పాటు చేశారు. కనుక దీనిని ఎప్పటిలోగా పూర్తి చేస్తారు. ల్యాండ్ పూలింగ్ కి అధిక ఖర్చు కూడా కాదు, కనుక ప్రాంతాన్ని డెవలప్ చేసి కొంత రైతులకు ఇచ్చి, మిగిలిన దానిని హెచ్.ఎమ్.డి.వి. వారు తీసుకునే అవకాశం ఉంటుంది. ఇటువంటి టౌన్షిప్ లు రావడం వల్ల హైదరాబాద్ లో రోడ్లలో కొంత ఇబ్బందులు తగ్గుతాయి. కనుక రైతుల వద్దనుంచి ఇటువంటి ప్రతిపాదన వచ్చినప్పుడు దానిని స్వీకరించాలని మనవి చేస్తున్నాను.

శ్రీ వై. అంజయ్య: అధ్యక్షా, ఔటర్ రింగ్ రోడ్డు ప్రాంతంలో టౌన్షిప్ లను ఏర్పాటు చేసి, ఐటి కంపెనీలు పెట్టి, వారికి వసతి కల్పించడమనే కార్యక్రమం మంచి కార్యక్రమం. హైదరాబాద్ లో గల పాల్యూషన్ కంపెనీలను, ఔటర్ రింగ్ రోడ్డు ప్రాంతానికి మారుస్తున్నారని తెలిసింది. కాని ఈ కంపెనీలను మారిస్తే టౌన్షిప్ లను ఏర్పాటు చేసి కూడా ప్రయోజనం లేదు. కనుక కాలుష్య కంపెనీల కోసం ప్రత్యేక ప్రాంతాన్ని ఏర్పాటు చేసి, ఆవాస ప్రాంతాలకు దూరంగా ఏర్పాటు చేస్తే బాగుంటుందని తెలియజేస్తున్నాను. షాద్ నగర్ ప్రాంతం మంచి ఆరోగ్యకరమైన ప్రాంతం. ఐరన్ కంపెనీ అక్కడ ఉన్నందున నీటి కాలుష్యం, గాలి కాలుష్యం ఏర్పడుతున్నాయి. కనుక అటువంటి పరిస్థితులు రాకుండా చూడాలని మంత్రి గారిని కోరుతున్నాను. షాద్ నగర్ నుంచి విజయవాడ, ముంబాయి హైవేలకు వెళ్లాలంటే రింగు రోడ్డు వరకు 20 నిమిషాల ప్రయాణం ఉంటుంది. ముఖ్యమంత్రి గారు వేరొక రింగు రోడ్డును వేస్తామంటున్నారు. ఆ రింగు రోడ్డు మా ప్రాంతం నుంచి వెళ్తుంది కనుక ఈ విషయాన్ని ఆలోచించాలి. అదే విధంగా షాద్ నగర్ ప్రాంతంలో సాటిలైట్ టౌన్షిప్ ను ఏర్పాటు చేయాలని కోరుతున్నాను.

శ్రీ కె. తారక రామారావు: అధ్యక్షా, గౌరవ సభ్యులు వివేకానంద రెడ్డి, సుధీర్ రెడ్డి, అంజయ్య గారు అడిగిన ప్రశ్నలు చాలా ముఖ్యమైనవి. హైదరాబాద్ నగరం భౌగోళికంగా, జనాభా పరంగా పెరుగుతున్న నగరం. ముఖ్యమంత్రి గారి ఆదేశాలు, సూచనల మేరకు 13 టి.ఓ.సి.లను పెద్ద మొత్తంలో డెవలప్ చేయాలన్న ఆలోచనతో ఉన్నాము. గతంలో హైదరాబాద్ సిటీకి సంబంధించి ఐదు మాస్టర్ ప్లాన్లు ఉండేవి. వాటన్నిటిని అనుసంధానం చేస్తూ 13 టి.ఓ.సి.లను ప్లాన్ ని డెవలప్ చేస్తున్నాము. ప్లాన్ ను తయారు చేసిన తరువాత గౌరవ సభ్యులు మరియు స్టేట్ హోల్డింగ్ నుంచి అభిప్రాయాలను

సేకరిస్తాము. హైదరాబాద్ మహానగరంలోని రెడ్ మరీయు ఆరెంజ్ పరిశ్రమలను కాలుష్య కారక పరిశ్రమల్ని 2013వ సంవత్సరంలో జి.ఓ.ఎమ్.ఎస్.20 ద్వారా పిస్ట్ చేయాలని అప్పటి ప్రభుత్వాలు నిర్ణయించినవారికి కొనసాగింపుగా ఔటర్ రింగు మెయింట్ 19 ప్రదేశాల్లో స్థలాన్ని గుర్తించడం జరిగింది. గౌరవ సభ్యులందరూ కూడా ఈ విషయాన్ని ఆలోచించాలని కోరుకుంటున్నాను. కాలుష్య కారక పరిశ్రమలను పిస్ట్ చేస్తున్నామంటే, సమస్యను ఈ ప్రాంతం నుంచి మరో ప్రాంతానికి మారుస్తున్నామని కాదు. ఏ ప్రాంతాలకు వీటిని మారుస్తున్నామో, అక్కడ ముందే comprehensive effluent treatment plants ఏర్పాటు చేసి, అక్కడ మరల కాలుష్యం పెదజల్లే అవకాశం లేకుండా, జీరో లిక్విడ్ డిస్చార్జ్ వంటి ఫెసిలిటీస్ ను పెట్టి పూర్తిగా సంతుష్టికర స్థాయిలో ఏర్పాటు చేసిన తరువాతనే ఈ కంపెనీలను అక్కడికి వెళ్లమని కోరుతున్నాము. ఔటర్ రింగు రోడ్డు ప్రాంతంలో 1545 పరిశ్రమలను గుర్తించాము. మొదటి దశలో 1160 పరిశ్రమల్ని తరలించే ప్రయత్నం 2017 సంవత్సరాంతానికి తరలించాలన్న ఆలోచనతో ఉన్నాము. రీజనల్ రింగ్ రోడ్డు విషయంలో గౌరవ ముఖ్యమంత్రి గారు కేంద్రంలో ప్రధానమంత్రి గారితో, కేంద్ర రవాణా శాఖామంత్రి నితీన్ గడ్కరీ గారితో మాట్లాడితే వారు ఈ కార్యక్రమాన్ని అంగీకరించి 330 కిలోమీటర్ల రీజనల్ రింగ్ రోడ్డును ఎన్ హెచ్ క్రింద తీసుకోడానికి వారు అంగీకరించారు. తద్వారా హైదరాబాద్ ప్రాంతానికి రీజనల్ రింగు రోడ్డు ప్రాంతానికి గల కనెక్టివిటీని పెంచుకుని టి.ఓ.సి.లను ఇంటిగ్రేట్ చేసుకుని డెవలప్ చేసుకునే అవకాశం ఉంటుంది.

ల్యాండ్ పూలింగ్ లో భాగంగా ఉప్పల్ బగావత్ వద్ద ఒక లేబిల్ ను తయారు చేశాము. టి.ఓ.సి.లో కూడా ల్యాండ్ పూలింగ్ విధానం ద్వారా స్పెషల్ పర్పస్ వెహికల్స్ ను ఏర్పాటు చేయడం ద్వారా పబ్లిక్, ప్రైవేట్ భాగస్వామంలో భాగంగా కేంద్ర ప్రభుత్వాన్ని ఇన్ ప్రాప్టక్చర్ గురించి సహకారం అడుగుతాము. ప్రైవేటు వ్యక్తుల భాగస్వామ్యాన్ని ఆహ్వానించాలన్న ఆలోచన ప్రభుత్వానికి ఉంది. ఈ విషయమై తుది రూపం ఇవ్వవలసి ఉంది. షాద్ నగర్ ప్రాంతాన్ని ఒక అర్బన్ నోట్ కింద డెవలప్ చేసే ప్రయత్నం తప్పకుండా చేస్తామని, ప్రతాప్ సింగ్ ప్రాంతానికి సంబంధించి ల్యాండ్ పూల్ గురించి రివైజ్డ్ గైడ్ లైన్స్ ను ఇస్తాము. అక్కడ రైతులు భూమిని ఇచ్చేందుకు సిద్ధంగా ఉన్నారు, కనుక తప్పకుండా పారదర్శకంగా ఆ ప్రక్రియను పూర్తి చేస్తామని తెలియజేస్తున్నాను.

**RESIDENTIAL SCHOOLS FOR S.C., S.T.,
AND MINORITIES , STUFENTS**

L.A.Q. No.1844 (Starred)

Sarvasri Hanmanth Shinde (Jukkal), Banoth Shankar Nayak (Mahabubabad), Smt. Bodiga Shobha (Choppadandi) Sarvasri Ryaga Krishnaiah (L.B.Nagar) and N.V.S.S. Prabhakar (Uppal) - Will the Deputy Chief Minister (Education) be pleased to state:

- a) the number of residential schools for SC, ST, Minority students started newly in the State;
b) the district-wise details thereof;
c) the number of employees recruited there for and the details thereof?

DEPUTY CHIEF MINISTER, EDUCATION
(SRI KADIYAM SRIHARI):

a) Government of Telangana have sanctioned 103 Social Welfare Residential Schools, 71 Minority Residential Schools and 51 Tribal Welfare Residential Schools started for the academic year 2016-17, in addition to the above 30 Residential Degree Colleges for SC women were also sanctioned.

b) Lists are enclosed.

c) Government of Telangana has taken a decision to make all recruitments through Telangana State Public Service Commission (TSPSC).

Sanctioned posts:-

I. Telangana Social Welfare Residential Educational Institutions Society (SC):

Teaching	—	4217
Non-Teaching	—	1098
Total :	—	<u>5315</u>

II. Telangana Minority Residential Educational Institutions Society (Minority Schools):

Teaching	—	1960
Non-Teaching	—	280
Total :	—	<u>2240</u>

III. Telangana Tribal Welfare Residential Educational Institutions Society (ST):

Teaching	—	1515
Non-Teaching	—	756
Total :	—	<u>1771</u>

Proposals submitted to Telangana State Public Service Commission for filling up of 1794 posts in TSWREIS, 630 posts in TMREIS and 516 posts in TTWREIS for the year 2016-17.

At present temporary arrangements are made by engaging the suitable persons on outsourcing basis till regular appointments are made through TSPSC.

**LIST OF 103 NEW SOCIAL WELFARE
RESIDENTIAL SCHOOLS**

Sl. No.	Name of the District	No. of new TSWR School
1.	Asifabad	2
2.	Adllabad	1
3.	Komaram Bheem (Mancherial)	4
4.	Nirmal	1
5.	Karimnagar	3
6.	Jagityal	4
7.	Peddapalli	1
8.	Warangal Urban	3
9.	Warangal Rural	3
10.	Jayashankar (Bhupalapalli)	4
11.	Mahabubabad	1
12.	Khammam	5
13.	Bhadradi (Kothagudem)	3
14.	Mahaboobnagar	6
15.	Wanaparathi	3
16.	Nagarkurnool	5
17.	Jogulamba (Gadwal)	4
18.	Nalgonda	7
19.	Suryapet	4
20.	Vikarabad	4
21.	Nizamabad	4
22.	Kamareddy	2
23.	Rajanna (Sircilla)	4
24.	Sangareddy	1
25.	Medak	1
26.	Hyderabad	1
27.	Rangareddy (Shamshabad)	7
28.	Medchal (Malkajgiri)	4
29.	Siddipet	7
30.	Jangaon	1
31.	Yadadri	3
Total:		103

**DISTRICT WISE STATEMENT OF
MINORITIES RESIDENTIAL SCHOOLS**

Sl. No.	District Name	Number of School
1.	Adllabad	2
2.	Nirmal	3
3.	Komarambheem (Asifabad)	1
4.	Mancherial	1
5.	Karimnagar	3
6.	Peddapally	2
7.	Jagityal	2
8.	Rajanna (Sircilla)	1
9.	Warangal	1
10.	Warangal Rural	1
11.	Mahboobabd	1
12.	Jangoan	1
13.	Khammam	3
14.	Bhadradi	2
15.	Nalgonda	2
16.	Suryapet	2
17.	Yadadi	1
18.	Hyderabad	8
19.	Rangareddy	3
20.	Medchal (Malakajgiri)	4
21.	Vikarabad	3
22.	Mahboobnagar	4
23.	Jogulamba (Gadwal)	1
24.	Nagar Kurnool	2
25.	Medak	2
26.	Siddipet	3
27.	Sangareddy	6
28.	Nizamabad	4
29.	Kamareddy	2
30.	Wanaparthy	0
31.	Jayashankar (Bhupalpalle)	0

**LIST OF NEW 51 TRIBAL RESIDENTIAL
SCHOOLS IN TELANGANA**

Sl. No.	District	School	B/G	
1.	Adllabad	Indravalli	Girls	
2.	Adllabad	Boath (Buggaram)	Girls	2
3.	Asifabad	Jainoor	Girls	
4.	Asifabad	Tiryani	Girls	3
5.	Asifabad	Sirpur	Girls	
6.	Nirmal	Bhainsa	Girls	1
7.	Sircilla	Siricilla Town	Girls	1
8.	Kothagudem/ Bhadradi	Kothagudem	Girls	
9.	Kothagudem/ Bhadradi	Chandrugonda	Girls	3
10.	Kothagudem/ Bhadradi	Manuguru	Girls	
11.	Khammam	Bhadrachalam (Thirumalayapalem)	Boys	
12.	Khammam	Singareni	Boys	3
13.	Khammam	Wyra	Girls	
14.	Warangal Rural	Parvathagir	Girls	
15.	Warangal Urban	Hanamkonda	Girls	2
16.	Mahabubabd	Kesamudram	Girls	
17.	Mahabubabd	Mahabubabad	Boys	2
18.	Jangoan	Palkurthy	Girls	1
19.	Jayashankar Bhupalpally	Mulug	Boys	2
20.	Jayashankar Bhupalpally	Kataram	Girls	
21.	Mahboobnagar	Jadcherla	Girls	2
22.	Mahboobnagar	Mahabubnagar	Girls	
23.	Nagar Kurnool	Achampet	Girls	1
24.	Medak	Narasapur	Girls	
25.	Medak	Kowdipally	Boys	3
26.	Medak	Medak	Girls	
27.	Sangareddy	Narayankhed	Boys	
28.	Sangareddy	Manur	Girls	
29.	Sangareddy	Kangti	Boys	5
30.	Sangareddy	Kalher	Girls	
31.	Sangareddy	Zaheerabad	Girls	
32.	Siddipet	Husnabad	Boys	1
33.	Nalgonda	Devarakonda	Boys	
34.	Nalgonda	Kondamailepally	Girls	
35.	Nalgonda	Miryalaguda	Girls	5
36.	Nalgonda	Damarcharla	Boys	
37.	Nalgonda	Peddavoora	Boys	
38.	Suryapet	Chivvemla	Girls	1
39.	Nizamabad	Dichpally (Indalvai)	Girls	

Note : Orders been issued vide G.O.Ms.No. 35 M.W. (Estt.I) Dept. Dated 17-10-2016 sanctioning (90) Minorities Residential Schools during the academic year 2017-18 which includes Wanaparthy and Jayashankar (Bhupalpalle) Districts as mentioned in S.No.30 & 31 above.

Sl. No.	District	School	B/G	
40.	Nizamabad	Cheemanpally	Boys	3
41.	Nizamabad	Manala	Girls	
42.	Kamareddy	Nagireddypet	Boys	
43.	Kamareddy	Yellareddy	Girls	3
44.	Kamareddy	Banswada	Boys	
45.	Vikarabad	Kodangal	Boys	
46.	Vikarabad	Pargi	Girls	3
47.	Vikarabad	Thandur	Girls	
48.	Rangareddy	Kandukur	Boys	
49.	Rangareddy	Jangammet	Girls	
50.	Rangareddy	Kothur	Boys	4
51.	Rangareddy	Ibrahimpattam	Boys	

11.10 శ్రీ హనుమంతపిండి: అధ్యక్షా, గౌరవ ముఖ్యమంత్రిగారు ఉ. ఎస్.సి, ఎస్.టి మైనారిటీ విద్యార్థులు కూడ మంచి చదువును పొందాలనే సదుద్దేశంతో గురుకుల పాఠశాలలు, జూనియర్ కాలేజీలను, డిగ్రీకాలేజీలు ఏర్పాటు చేయాలనే ఉద్దేశంతో ఉన్నారు. వచ్చే సంవత్సరం నాటికి పాఠ, కొత్త కలిపి 700 గురుకులాలు ప్రారంభించాలనుకున్న మాట వాస్తవమేనా అని అడుగుతున్నాను. నూతనంగా మంజూరైన వాటిని జిల్లాల వారిగా వివరాలు ఉంటే తెలియజేయవలసినదిగా మంత్రిగారిని కోరుతున్నాను. అంతేకాకుండా ఇదివరకు మంజూరు చేసినటువంటి పాఠశాలలు, జూనియర్ కాలేజీలు, డిగ్రీకాలేజీలు ఉన్నాయో వాటిని ఏ ప్రాతిపదికన తీసుకున్నారో తెలియజేయవలసినదిగా కోరుతున్నాను. వెనుకబడిన నియోజక వర్గాలను ప్రాతిపదికగా తీసుకుంటే బాగుంటుంది. దాదాపు 1960లో నిర్మించినటువంటి ఎస్.సి., ఎస్.టి హాస్టల్ బిల్డింగ్లు ఉన్నాయి. కొన్ని కూలిపోయే దశలో ఉన్నాయి. నా నియోజకవర్గంలో నేను 1975 నుండి 82 వరకు మద్దూరు ఎస్.సి హాస్టల్లో ఉండి చదువుకున్నాను. ఆ బిల్డింగ్లు ఇప్పుడు కూలిపోయే దశలో ఉన్నాయి. తెలంగాణ రాష్ట్ర వ్యాప్తంగా కూలిపోయే దశలో ఉంటేటువంటి ఎస్.సి, ఎస్.టి హాస్టల్ బిల్డింగ్లను ఏమన్నా గుర్తించారా? గుర్తిస్తే నూతనంగా ఏర్పాటు చేసేటటువంటి గురుకులాలతోపాటు వాటిని కూడ పునరుద్ధరించాల్సిందిగా ఈ సందర్భంగా మంత్రిగారిని కోరుతున్నాను.

శ్రీ బి.శంకర్నాయక్: అధ్యక్షా, తెలంగాణ ప్రభుత్వం గతంలో ఏ ప్రభుత్వం చేయని విధంగా ఎస్.సి, ఎస్.టి, బి.సి, మైనారిటీలకు రెసిడెన్షియల్ కాలేజీలను ఏర్పాటు చేయడం చాలా సంతోషకరం. అందుకు ముఖ్యమంత్రిగారికి నా హృదయపూర్వక ధన్యవాదాలు తెలియజేస్తున్నాను. జిల్లాల వారిగా ఎస్.సి, ఎస్.టి, బి.సి, మైనారిటీలకు

ఎన్ని కాలేజీలను ఇస్తున్నారో వాటి వివరాలు, అందుకోసం ఉద్యోగాల సంఖ్య ఎంత పెంచుతున్నారనే విషయాన్ని తెలియజేయవలసినదిగా కోరుతున్నాను. మానుకోట జిల్లా మనసున్న మహారాజు మానుకోట ప్రజలను అర్థం చేసుకొని జిల్లాగా ప్రకటించారు. ఆ జిల్లాలో గిరిజన యూనివర్సిటీ ఒకటి ఏర్పాటు చేయాలని, పాలిటెక్నిక్ కాలేజీని కూడా ఏర్పాటు చేయాలని మీ ద్వారా ప్రభుత్వాన్ని కోరుతున్నాను. మాది చాలా వెనుకబడిన గిరిజన ప్రాంతం. ఎస్.సి, ఎస్.టి, బి.సి, హాస్టళ్లు లో టాయిలెట్స్, కాంపౌండ్ వాల్స్, డ్రింకింగ్ వాటర్ ఫెసిలిటీ సరిగా లేదు. వీటి కోసం ప్రభుత్వం స్పెషల్ ఫండ్లను మంజూరు చేయవలసినదిగా కోరుతున్నాను.

శ్రీమతి బోడిగ శోభ: అధ్యక్షా, మొట్టమొదటి తెలంగాణ రాష్ట్రంలో ఎస్.సి, ఎస్.టి, బి.సి, మైనారిటీల విద్యార్థులను దృష్టిలో పెట్టుకొని గౌరవ ముఖ్యమంత్రిగారు డా.బి.ఆర్.అంబేద్కర్ రాజ్యాంగ నిర్మాత 125వ జయంతి సందర్భంగా చొప్పుదండి నియోజక వర్గానికి ఒకటి బాలురకు, ఒకటి బాలికలకు గురుకుల పాఠశాలను ఇవ్వడం జరిగింది. గురుకుల పాఠశాలలకు సరైన బిల్డింగులు లేక అద్దె భవనాల్లో విద్యాబోధన జరుగుతోంది. తెలంగాణ రాష్ట్రంలో డ్రాస్ అవుట్ లేకుండా క్వాలిటీ ఎడ్యూకేషన్ అందించడానికి విద్యార్థుల పట్ల చాలా దృష్టిని పెడుతున్నారు. సరైన బిల్డింగులు లేక పిల్లలు, టీచర్లు ఇబ్బందికి గురవుతున్నారు. క్వాలిటీ బిల్డింగ్లను తెలంగాణ రాష్ట్రంలో ఎప్పుడు అందిస్తారో తెలియజేయవలసినదిగా కోరుతున్నాను. వచ్చే సంవత్సరమైన ఆ బిల్డింగులను కట్టించే అవకాశం ఉందా తెలుపవలసినదిగా కోరుతున్నాను. మా నియోజకవర్గంలో జూనియర్ కాలేజీలు ఉన్నాయి, డిగ్రీ కాలేజీలు లేక పిల్లలందరూ ఇంటర్ మీడియట్లో చదువు ఆపి ఇళ్లలో ఉంటున్నారు. దయచేసి మా నియోజకవర్గంలో డిగ్రీ కాలేజీలను మంజూరు చేయవలసినదిగా కోరుతున్నాను. సన్నబియ్యం పథకం స్కూళ్లలో అమలవుతున్నది, ఈ పథకాన్ని కాలేజీలకు కూడా వర్తింపజేయవలసినదిగా కోరుతున్నాను.

శ్రీ ఎన్.వి.ఎస్.ఎస్.ప్రభాకర్: గౌరవ ఉపముఖ్యమంత్రిగారి సమాధానం చాలా వివరణాత్మకంగా ఉంది. నా నియోజకవర్గానికి ఒక ఎస్.సి, మైనారిటీ రెసిడెన్షియల్ పాఠశాలను ఇచ్చారు. త్వరలోనే బి.సి. పాఠశాల కూడ ప్రారంభం కాబోతోందనేది కూడ సత్రికల్లో చూశాము. ఈ పాఠశాల భవనాలు అద్దె భవనాల్లో ఉన్నాయి. వీటి కోసం శాశ్వత భవన నిర్మాణాలు ఏర్పాటు చేయడం కొరకు కలెక్టర్లను లాండ్ సూచించమని కోరారు. మా నియోజక వర్గానికి సంబంధించిన

మూడు పాఠశాలల కోసం లాండను గుర్తించడం జరిగింది. ప్రభుత్వం వీటికి నిధులు ఎప్పుడు కేటాయిస్తుందో తెలియజేయవలసినదిగా కోరుతున్నాను. అదే విధంగా ఈ పాఠశాలలో పనిచేసే స్టాఫ్ ను ఔట్ సోర్సింగ్ ద్వారా రిక్రూట్ చేసుకున్నాము. శాశ్వతమైన రిక్రూట్ మెంట్ ను తెలంగాణ సర్వీస్ కమీషన్ ద్వారా ఏర్పాటు చేస్తామని చెప్పారు. దానికి కూడ నిర్ణయ కాల పరిమితి విధిస్తే బాగుంటుంది. ఇంకా ఈ రెసిడెన్షియల్ పాఠశాలలో లాస్ట్ విద్యా సంవత్సరంలో చాలా ఖాళీలు ఉన్నాయి. దీనికి విస్తృతస్థాయిలో దీనికి ప్రచారం కూడ అవసరమని నేను భావిస్తున్నాను. అందుకు కొంత స్పెషల్ డ్రైవ్ ను మేము శాసనసభ్యులుగా స్థానికంగా తీసుకుంటున్నాము. అలాగే సంబంధిత శాఖల వారు కూడ తీసుకుంటే ఖాళీలన్నీ కూడ భర్తీ అయ్యే అవకాశం ఉంటుందని నేను కోరుకుంటున్నాను.

11.20 శ్రీ సంధ్ర వెంకట వీరయ్య (సత్తుపల్లి): మహిళా విద్యార్థినుల డ్రాపౌట్స్ ను తగ్గించడానికి డిగ్రీ కళాశాలను ఏర్పాటు చేశారు, చాలా సంతోషం. ఎస్.సి. రిజర్వ్ డియోజిక వర్గంలో వచ్చే విద్యా సంవత్సరంలో ముందు ప్రాధాన్యత ఇవ్వాలని మీ ద్వారా మంత్రి గారిని కోరుతున్నాను. ఎస్.సి. జనాభా ఎక్కువగా ఉండి సామాజికంగా, ఆర్థికంగా అసమానతలున్న నియోజక వర్గాలు రిజర్వ్ అయి ఉన్నందున ఆ జనాభా ప్రకారం జిల్లా కేంద్రంలో మహిళా డిగ్రీ కళాశాల ఇచ్చారు. జిల్లా కేంద్రంలో ఇతర వసతులు, వసరులు ఉంటాయి. కానీ మారుమూల నియోజక వర్గంలో కొంత ఇబ్బంది ఉంటుంది కాబట్టి ఈ రిజర్వ్ డియోజిక వర్గంలో మహిళా డిగ్రీ కళాశాల ఏర్పాటు చేయాలి. రెసిడెన్షియల్ స్కూల్స్ ను అద్దె భవనాల్లో నిర్వహించడం వల్ల అక్కడ సాములు తిరుగుతుండడంతో చిన్న పిల్లలు సాము కాట్లకు గురౌతున్నారు. సత్తుపల్లి నియోజక వర్గంలో ఒక ప్రైవేట్ రిక్కుల పెడ్లో స్కూల్ నడుపుతున్నాము. స్కూళ్ల కోసం స్థలం ఇవ్వాలని కలెక్టర్లకు మీరు సూచించినా, అక్కడ స్థలం ఉన్నా సంబంధిత రెవెన్యూ అధికారులు స్థలాలు ఇవ్వడానికి ముందుకు రావడం లేదు. గురుకుల విద్యా సంస్థ ఒక మంచి ఆఫీసర్ పర్యవేక్షణలో నడుస్తోంది సంతోషం. స్కూళ్ల ఏర్పాటు చేసిన దగ్గర స్థలాలను కేటాయించాలని మీ ద్వారా మంత్రి గారిని కోరుతున్నాను. జిల్లా హెడ్ క్వార్టర్లలో కొంత ఇబ్బంది ఉంటుంది. రూరల్ ఏరియా ఉన్న రిజర్వ్ డియోజిక వర్గాల దగ్గర నమస్య ఉండదు కాబట్టి వెంటనే అక్కడ వచ్చే విద్యా సంవత్సరం మార్చి వరకు స్థలాలు చూపిస్తే శాశ్వత భవనాలు కట్టుకోవడానికి అవకాశం ఉన్నందున వాటి మీద మీరు ప్రత్యేక దృష్టి పెట్టాలని విజ్ఞప్తి చేస్తున్నాను.

ఈ రిజర్వ్ డియోజిక వర్గంలో మండలానికి ఒక్క హై స్కూల్ స్థాయిలో సైమర్ ఎడ్యుకేషన్ కు రెసిడెన్షియల్ ఇన్వాలని అదే విధంగా నియోజక వర్గానికి అదనంగా ఇంటర్మీడియట్ అలాగే మహిళా డిగ్రీ కళాశాల ఏర్పాటు చేయాలని మీ ద్వారా మంత్రి గారికి విజ్ఞప్తి చేస్తున్నాను.

శ్రీ సున్నం రాజయ్య (భద్రాచలం): నా నియోజక వర్గం అయిన భద్రాచలంలో బాలుర గురుకుల పాఠశాల మంజూరైంది. జిల్లా కలెక్టర్, పి.బి. గారు, అధికారులంతా అక్కడ ప్రత్యేక స్థలాన్ని చూసి కట్టాలనుకునేంతలోనే దాన్ని వేరే చోటికి మార్చారు. అమ్మాయిలకు సంబంధించి గురుకుల కాలేజీ భద్రాచలంలో ఉంది, కానీ బాలుర గురుకుల కాలేజీ లేనందున దాన్ని భద్రాచలంలో కట్టే విధంగా చూడాలి. కమీషన్ గారు గురుకుల సెక్రటరీ ప్రవీణ్ కుమార్ గారు కూడా చూశారు. 1,000, 1,200 మంది ఇంటర్మీడియట్, హై స్కూల్ ఆడ పిల్లలున్న గురుకుల కాలేజీలో కాంపౌండ్ వాల్ కూడా లేదు. పండులు స్వైర విహారం చేస్తూ, విష సర్పాలు తిరుగుతున్నందున తప్పకుండా కాంపౌండ్ వాల్ కట్టించాలి. అలాగే ఆ 1,200 మంది పిల్లలు ఇంటర్మీడియట్ తరువాత ఎటు వెళ్లాలో తెలీని పరిస్థితి కాబట్టి భద్రాచలం నియోజక వర్గంలోని చర్లలో మహిళా డిగ్రీ కళాశాలను ఒకటి ఏర్పాటు చేయాలి. ఎస్.సి., ఎస్.టి., బి.సి. పిల్లలు డిగ్రీ చదువడానికి ఇబ్బంది పడే పరిస్థితి ఉన్నందున డిగ్రీ కళాశాల ఏర్పాటు త్వరగా చేయాలని మీ ద్వారా ఉప ముఖ్యమంత్రి గారిని కోరుతున్నాను.

శ్రీమతి కోవా లక్ష్మి (ఆసిఫాబాద్): మొదటగా సభకు నమస్కారం. కొమురం భీమ్ జిల్లాను ఏర్పాటు చేసినందుకు ముఖ్యమంత్రి గారికి మా ఆదివాసీలందరి తరపున ధన్యవాదాలు తెలుపుతున్నాను. ఆసిఫాబాద్ నియోజక వర్గంలో 10 మండలాలున్నాయి. 10 మండలాల్లో కూడా జూనియర్ కాలేజీలున్నాయి కానీ, డిగ్రీ కాలేజీ ఒకటి కూడా లేదు. గతంలో విద్యా శాఖ మంత్రి గారు వచ్చినప్పుడు డిగ్రీ కాలేజీను ఏర్పాటు చేస్తామని అన్నారు. కానీ ఇప్పటి వరకు ఆ ప్రయత్నమేమీ జరుగలేదు. ఎప్పటి లోగా ఏర్పాటు చేస్తారని తమరి ద్వారా విద్యా శాఖ మంత్రి గారిని అడుగుతున్నాను. మా నియోజక వర్గంలో వేజ్ మండలం, మరియు జహీసూర్ లో రెండు బాలికల గురు కులాలను ప్రారంభించారు కానీ, అందులో స్టాఫ్ లేరు. అలాగే వాటికి సొంత భవనాలు కూడా లేవు. ఔట్ సోర్సింగ్ ద్వారా అయినా అక్కడ స్టాఫ్ ను ఏర్పాటు చేయాలని మీ ద్వారా గౌరవ మంత్రి గారిని కోరుతున్నాను.

(అధ్యక్ష స్థానంలో సభ్యులు శ్రీ వై.అంజయ్య ఉన్నారు)

మిస్టర్ స్పీకర్:- సూటిగా ప్రశ్నలు మాత్రమే అడగండి.

శ్రీమతి అజ్మీరా రేఖ (ఖానాపూర్): నా నియోజకవర్గంలో ఎస్.టి. బాలికల రెసిడెన్షియల్ స్కూల్ను, మైనారిటీ రెసిడెన్షియల్ స్కూల్ను ఏర్పాటు చేయడం జరిగింది. అందుకు గౌరవ ముఖ్యమంత్రి గారికి ధన్యవాదాలు చెబుతున్నాను. నా నియోజకవర్గం హెడ్ క్వార్టర్లలో గాని, 5 మండలాల్లో చూసుకుంటే మహిళా డిగ్రీ కళాశాల లేనందున దాన్ని ఏర్పాటు చేయాలని మీ ద్వారా మంత్రి గారిని కోరుతున్నాను. ఈరోజు పాత బిల్లాను చూసుకుంటే ఆదిలాబాద్ బిల్లా ఆల్టాబెటికల్ ఆర్డర్లో మొదటి అక్షరం ఉంటుంది కానీ, చదువులో మాత్రం చాలా వెనుకబడి ఉన్నాము. ఆదిలాబాద్ బిల్లాలో గిరిజన యూనివర్సిటీ ఇన్స్టిట్యూట్లో ఎస్.టి. విద్యార్థులు చదువుకోడానికి ముందుకు వస్తారు, కాబట్టి మీ ద్వారా గౌరవ ముఖ్యమంత్రి గారిని, అలాగే విద్యా శాఖ మంత్రి గారిని కోరుతున్నాను అధ్యక్షా. నా నియోజకవర్గం ఉట్పూరు మండలంలో మైనారిటీలు చాలా మంది ఉన్నారు. సెకండ్ ఫేజ్లో మైనారిటీ రెసిడెన్షియల్ స్కూల్ను ఇన్స్టిట్యూట్ బాగుంటుందని మీ ద్వారా మంత్రి గారిని కోరుతున్నాను. ధన్యవాదాలు.

శ్రీ చల్లా వంశీచంద్ రెడ్డి (కల్వకుర్తి): మొదటగా మీకు ధన్యవాదాలు అధ్యక్షా. సోపల్ వెల్ఫేర్ రెసిడెన్షియల్ ఇన్స్టిట్యూట్ను, అలాగే ట్రైబల్ వెల్ఫేర్ మైనారిటీ వెల్ఫేర్ ఇన్స్టిట్యూట్ను చాలా శాంక్షన్ చేశారని గౌరవ ఉప ముఖ్యమంత్రి గారు చెప్పడం జరిగింది. మా నియోజకవర్గంలో వెల్లండలో ఒకటి, ఆమన్గల్లో ఒకటి సోపల్ వెల్ఫేర్ అలాగే కల్వకుర్తిలో మైనారిటీ వెల్ఫేర్ ఇన్స్టిట్యూట్ శాంక్షన్ అయింది. సదుపాయాలు లేక ఫుల్ ఫ్రెన్చీసు కూడా తీసుకోలేని పరిస్థితి. కల్వకుర్తిలో ఉన్న మైనారిటీ రెసిడెన్షియల్ ఇన్స్టిట్యూట్లో ఇన్టేక్ కెపాసిటీ ఉందో దానికి 50 శాతం మాత్రమే తీసుకోవడం జరిగింది. వెల్లండకు సంబంధించి అక్కడ సదుపాయాలు లేనందున ఆ ఇన్స్టిట్యూట్ను వసవర్తిలో నడిపిస్తున్నారు. ఇన్ఫ్రాస్ట్రక్చర్ ఏర్పాటు చేసుకోవడానికి ల్యాండ్ కోసం చూస్తే రెవెన్యూ డిపార్ట్మెంట్ వారికి ఎన్ని సార్లు విజ్ఞప్తి చేసినా సరిపోయే ల్యాండ్ లేదని అంటున్నారు. రెవెన్యూ డిపార్ట్మెంట్ వారితో కో ఆర్డినేట్ చేసి తక్షణమే ఈ ఇన్స్టిట్యూట్ను అన్నింటికీ కూడా ల్యాండ్ని వెంటనే వార్ ఫుటింగ్ మీద అలాట్ చేసి వచ్చే విద్యా సంవత్సరానికి శాశ్వతంగా ఇన్ఫ్రాస్ట్రక్చర్ రెడీ అయ్యే విధంగా చూడాలని గౌరవ విద్యా శాఖ మంత్రి గారిని కోరుతున్నాను. శాంక్షన్ పోస్ట్లు 9,322 అని గౌరవ ఉప ముఖ్యమంత్రి

గారు చెప్పడం జరిగింది. ఈ సంవత్సరం 2,940 పోస్ట్లకు ప్రపోజల్స్ను టి.ఎస్.పి.ఎస్.సి.కి పంపించడం జరిగింది. దాదాపు పదివేల శాంక్షన్ పోస్ట్లుంటే మూడు వేలు మాత్రమే పబ్లిక్ సర్వీస్ కమీషన్కు పంపించడం జరిగింది. అన్ని పోస్ట్లు ఫిల్ చేస్తేనే నాణ్యమైన విద్యను ఈ రెసిడెన్షియల్ ఇన్స్టిట్యూట్లో ఇచ్చే అవకాశం ఉంటుందని తెలుపుతున్నాను.

(గౌరవ సభాపతి అధ్యక్ష స్థానంలో ఉన్నారు)

శ్రీ మలిపెద్ది సుధీర్ రెడ్డి అధ్యక్షా, మేడ్చల్ శాసనసభ నియోజకవర్గానికి సంబంధించి 60 సంవత్సరాల సుదీర్ఘ ఉమ్మడి రాష్ట్రంలో ఒక డిగ్రీ కళాశాల కూడా లేదు. గౌరవ ముఖ్యమంత్రి గారు నియోజకవర్గాన్ని పర్యటించినప్పుడు మేము వారి దృష్టికి తీసుకువెళితే 2016-17 విద్యా సంవత్సరంలో డిగ్రీ కళాశాల ఏర్పాటు చేస్తామని చెప్పడం జరిగింది. ఉప ముఖ్యమంత్రి గారు కడియం శ్రీహరి గారిని ఈ సంవత్సరం మేడ్చల్ నియోజకవర్గంలో ఒక డిగ్రీ కళాశాలను ఏర్పాటు చేయాలని మీ ద్వారా మనవి చేస్తున్నాను.

శ్రీమతి డి.కె. అరుణ (గద్వాల): నూతనంగా ఏర్పడిన జోగులాంబ గద్వాల బిల్లాలో రెసిడెన్షియల్ మహిళా డిగ్రీ కళాశాలను ఏర్పాటు చేయాలని నేను కోరుతున్నాను. అక్షరాస్యతలో మన రాష్ట్రంలోనే చివరి స్థానంలో ఉన్న బిల్లా ఇది. అక్కడ గట్టు మండలం, దరువు మండలాల్లో వలసలు పోయే కారణంగా, వారి ఆర్థిక పరిస్థితుల కారణంగా వారంతా చదువుకోకుండా వెనుకబడి పోతున్నారు. ఆ రెండు మండలాల వల్ల ఆ బిల్లాలో అక్షరాస్యతా శాతం చాలా తక్కువగా ఉంది. అక్కడ ఒక మహిళా రెసిడెన్షియల్ డిగ్రీ కళాశాలను ఏర్పాటు చేయాలని మీ ద్వారా ఉప ముఖ్యమంత్రి గారిని కోరుతున్నాను.

11.30 | శ్రీమతి గొంగిడి సునీత (ఆలేరు): అధ్యక్షా, రెండు
ఉ. | విషయాలు మంత్రి గారి దృష్టికి తీసుకొస్తున్నాను. యాదాద్రి బిల్లాలో ఒక మైనారిటీ కాలేజీ ఉంది. ఆలేరులో ఒక మైనారిటీ రెసిడెన్షియల్ కాలేజీను మంజూరు చేయాలని మంత్రి గారిని కోరుతున్నాను. అదే విధంగా ఆలేరు నియోజకవర్గంలో బొమ్మలరామారం మండలంలో నలభై తాండాలు, తుర్కవల్లి మండలంలో ముప్పై తాండాలు ఉన్నాయి. ఈ డెబ్బై తాండాలు కాకుండా మిగిలిన మండలాలలో దాదాపు పది తాండాలున్నాయి. అందువల్ల ఎస్.టి రెసిడెన్షియల్ స్కూల్ ఒకటి మంజూరు చేయవలసిందిగా ఉప ముఖ్యమంత్రి గారిని కోరుతున్నాను.

శ్రీ కడియం శ్రీహరి : అధ్యక్షా, గురుకుల పాఠశాలల ప్రాధాన్యతను గౌరవ సభ్యులందరూ గుర్తించారు కాబట్టి ఎక్కువ మంది సభ్యులు ప్రశ్నలు అడిగారు. ఎక్కువ మంది వారి

నియోజకవర్గాలలో గురుకుల పాఠశాలలు, డిగ్రీ కాలేజీలు కావాలని ప్రస్తావించారు. చాలామంది కొన్ని కామన్ క్వశ్చన్స్ అడిగారు. అందరికీ కలిపి సమాధానం చెప్పే ప్రయత్నం చేస్తాను. గౌరవ ముఖ్యమంత్రి కేసీఆర్ గారు తెలంగాణ రాష్ట్రంలో బడుగు, బలహీన వర్గాలకు చెందిన పిల్లలకు నాణ్యమైన విద్యను అందించాలని, ప్రభుత్వ, గురుకుల పాఠశాలల్లో చదువుతున్న పిల్లలు, ప్రైవేట్ స్కూల్స్ లో, కాన్వెంట్స్ లో చదువుతున్న పిల్లలతో పోటీ పడాలని విద్యా ప్రమాణాలను పెంచుతున్నారు. అన్ని రకాల పోటీ పరీక్షల్లో వాళ్లు నిలబడగలగాలనే ఆలోచనతో తెలంగాణ రాష్ట్రంలో కేజీ టు పీజి పథకాన్ని ప్రవేశపెట్టాలని ఆలోచించడం జరిగింది. దేశంలో మొదటిసారిగా ఈ పథకాన్ని మన రాష్ట్రంలో ప్రారంభించి అట్టడుగు వర్గాలకు చెందిన బిడ్డలకు మంచి విద్యను అందించాలనే ఆలోచనతో ఈ పథకాన్ని మేనిఫెస్టోలో పెట్టడం జరిగింది. ప్రభుత్వం దాన్ని అమలు చేసే ప్రయత్నం చేస్తోంది. కేజీ టు పీజి పథకంలో భాగంగా ఎస్సీ, ఎస్టీ, బీసీ, మైనారిటీలకు సంబంధించి 487 గురుకుల పాఠశాలలను మంజూరు చేయడం జరిగింది. 2016-17 విద్యా సంవత్సరంలో 266 గురుకుల పాఠశాలలను ప్రారంభించడం జరిగింది. 2017-18 విద్యా సంవత్సరంలో 221 గురుకుల పాఠశాలలను ప్రారంభించాలనే ఆలోచన చేస్తున్నాము. ఆ మేరకు ప్రభుత్వం చర్యలు తీసుకుంటుంది. బాలికల విద్యకు ప్రభుత్వం పెద్ద పీట వేస్తోంది. ముఖ్యమంత్రి గారు మంజూరు చేసిన 487 గురుకుల పాఠశాలల్లో, 268 గురుకుల పాఠశాలలు ప్రత్యేకంగా బాలికల కోసం, 219 గురుకుల పాఠశాలలు బాలుర కోసం మంజూరు చేయడం జరిగింది. ఎస్సీలకు చెందిన బాలికలు ఉన్నత విద్యను అభ్యసించడానికి గాను ముఖ్యమంత్రి గారు, రాష్ట్రంలో, 30 డిగ్రీ కళాశాలను ఏర్పాటు చేయడం జరిగింది. ఒకొక్క గురుకుల పాఠశాల పూర్తి స్థాయిలో నిర్మాణం కావాలంటే రూ. 23 కోట్లు ఖర్చు అవుతుందని అంచనా వేయడం జరిగింది. ప్రస్తుత, వచ్చే విద్యాసంవత్సరాలలో ప్రారంభించబోయే 487 గురుకుల పాఠశాల భవనాల నిర్మాణాలకు సంబంధించి, ఒకొక్క గురుకుల పాఠశాలకు రూ. 23 కోట్లు చొప్పున మొత్తం అన్నింటికీ రూ. 11,200 కోట్లను ఖర్చు పెడుతున్నాము. అంతేకాకుండా దాదాపు 13 వేల టీచింగ్ మరియు నాన్ టీచింగ్ ఉద్యోగాలను భర్తీ చేస్తున్నామని గౌరవ సభ్యులకు తెలియజేస్తున్నాను. ప్రాధాన్యతా క్రమంలో మంజూరైన గురుకుల పాఠశాలలకు ల్యాండ్స్ ను ఐడెంటిఫై చెయ్యమని ఇప్పటికే జిల్లా కలెక్టర్లకు స్పష్టమైన ఆదేశాలను ఇవ్వడం జరిగింది. అదే విధంగా ఇంజనీరింగ్ విభాగం కూడా యూనిఫార్మ్ డిజైన్ ను తయారుచేస్తోంది.

J.315-3

ప్రారంభించిన, ప్రారంభించబోయే అన్ని గురుకుల పాఠశాలలకు సంబంధించి ల్యాండ్స్ పర్మిట్స్ లను జనవరి, ఫిబ్రవరిలో జిల్లా కలెక్టర్ల ద్వారా స్వీకరించి, యూనిఫామ్ డిజైన్ ను తయారుచేసి, మార్చిలో మేము టెండర్లు పిలవాలని అనుకుంటున్నాము. అన్నీ సజావుగా జరిగితే 2018 విద్యా సంవత్సరం ప్రారంభమయ్యే లోపు అన్ని గురుకుల పాఠశాలలకు పర్మిటెంట్ బిల్డింగ్స్ ను నిర్మాణం చేయాలనే ఆలోచనతో ప్రభుత్వం ఉంది. తెలంగాణ స్టేట్ పబ్లిక్ సర్వీస్ కమీషన్ కు రాసిన పోస్టుల సంఖ్య తక్కువగా ఉందని అన్నారు. అది వాస్తవమే. ఈ సంవత్సరం అకామెడేషన్ పూర్తిగా లభించకపోవడం వల్ల 5,6,7 తరగతులను మాత్రమే ప్రారంభించాము. వచ్చే సంవత్సరం 8,10 తరగతులు ప్రారంభించాలని అనుకుంటున్నాము. 5,6,7 తరగతులకు సంబంధించిన పోస్టులు మాత్రమే నోటిఫై చేశాము. వచ్చే సంవత్సరం మిగతా క్లాసులకు సంబంధించిన పోస్టులను నోటిఫై చేసి బిల్డింగ్స్, రెగ్యులర్ స్టాఫ్ ను ఫుల్ ఫ్లెడ్జ్ గా ఉంచే విధంగా తెలంగాణ ప్రభుత్వం చర్యలు తీసుకుంటుంది. అనేక నియోజకవర్గాల కేంద్రాలలో లేదా అనేక జిల్లా కేంద్రాలలో మహిళా డిగ్రీ కాలేజీలు కావాలని డిమాండ్స్ వస్తున్నాయి. ప్రత్యేకంగా కోవా లక్ష్మి డి.కె. అరుణ, సునీత, శోభ, రేఖ గార్లు మహిళా డిగ్రీ కాలేజీలకు సంబంధించిన ప్రస్తావన తీసుకొచ్చారు. ఇప్పుడు 30 డిగ్రీ కాలేజీలను మంజూరు చేశాము. మహబూబ్ నగర్ లోని జోగులాంబ గద్వాల జిల్లాలో అక్షరాస్యత చాలా తక్కువగా ఉన్న మాట వాస్తవం. అది చాలా బాధాకరం. కాబట్టి వచ్చే విద్యాసంవత్సరంలో, ప్రాధాన్యత క్రమంలో మంజూరు చేస్తామని గౌరవ సభ్యులకు తెలియజేస్తున్నాను. ఎస్సీ, ఎస్టీ, బీసీ, మైనారిటీ జనాభా అధికంగా ఉంటుందో, ఎక్కడైతే ఎడ్యుకేషన్ లో బ్యాక్ వర్డ్ ఏరియాస్ ఉన్నాయో, వాటిని ప్రామాణికంగా తీసుకొని విద్యా సంస్థలను మంజూరు చేస్తున్నామని గౌరవ సభ్యులకు తెలియజేస్తున్నాను. ఈ సంవత్సరం, వచ్చే సంవత్సరం 487 ఇన్స్టిట్యూషన్స్ ను ప్రారంభించుకుంటున్నాము. ఇప్పటివరకూ మన దగ్గర 299 గురుకుల పాఠశాలలున్నాయి. స్వాతంత్ర్యం వచ్చిన నాటి నుండి ఇప్పటివరకూ తెలంగాణ ప్రాంతంలో 299 గురుకుల పాఠశాలలున్నాయి. ఎస్సీ, ఎస్టీ, బీసీ, మైనారిటీ, జనరల్ స్కూల్స్ అన్నీ కలుపుకొని 299 గురుకుల పాఠశాలలు మాత్రమే ఉంటే, తెలంగాణ వచ్చిన తరువాత, రెండు సంవత్సరాలలో 2016-17, 2017-18 లలో దాదాపు 487 గురుకుల పాఠశాలలను ప్రారంభించబోతున్నామంటే తెలంగాణ ప్రభుత్వం విద్యకు ఎంత పెద్ద పీట వేస్తుందో దానిని బట్టి స్పష్టంగా అర్థం అవుతుంది.

రాజకీయాలకు అతీతంగా, నియోజకవర్గాలలో అక్కడున్న పరిస్థితులను బట్టి, ఎడ్యుకేషనల్ బ్యాకవర్డ్ మండలాలను పరిగణనలోకి తీసుకొని ఎస్సీ, ఎస్టీ, బీసీ, మైనారిటీ జనాభాను పరిగణనలోకి తీసుకొని ముఖ్యమంత్రి గారు గురుకుల పాఠశాలలను మంజూరు చేశారు. మీరు కూడా సంబంధిత రెవెన్యూ అధికారులతో ల్యాండ్ ఐడెంటిఫికేషన్లో సహకరించాలని, వీలైతే ఆ ల్యాండ్ పర్మిట్స్ లభ్యమవుతున్న ప్రభుత్వానికి పంపించినట్లయితే, త్వరలో దశల వారీగా బిల్డింగ్ కన్సట్రక్షన్ కోసం టెండర్లను కాలఫర్ చేస్తాము. అదనంగా గురుకుల పాఠశాలలు, డిగ్రీ కాలేజీలు కావాలని కొంతమంది సభ్యులు ప్రతిపాదనలు తీసుకొచ్చారు. వాటికి వచ్చే విద్యా సంవత్సరంలో ప్రాధాన్యత ఇచ్చి, వచ్చే విద్యా సంవత్సరంలో అవి ప్రారంభం అయ్యే విధంగా చర్యలు తీసుకుంటామని మనవిచేస్తున్నాను.

బి.సి. కమీషన్

ప్రశ్న నెం. 57(2088)

సర్వశ్రీ దాస్యం వినయ్ భాస్కర్ (వరంగల్-పడమర), పుట్టా మధుకర్ (మంధని), శ్రీనివాస్ గౌడ్, ఎ., ర్యాగా కృష్ణయ్య అటవీ శాఖ మంత్రి గారు దయచేసి ఈ క్రింది సమాచారం తెలియజేస్తారా:

అ) రాష్ట్రంలో బలహీన వర్గాల సమస్యలను అధ్యయనం చేయడానికి, వారి సాధికారత కోసం వెనుకబడిన తరగతుల కమీషన్ ను ఏర్పాటు చేసిన విషయం వాస్తవమేనా;

ఆ) అయితే, ఆ వివరాలేమిటి;

ఇ) రాష్ట్రంలోని ప్రతి నియోజకవర్గంలో వెనుకబడిన తరగతుల విద్యార్థుల కోసం ఒక నైవాసిక పాఠశాలను ఏర్పాటు చేస్తున్న విషయం కూడా వాస్తవమేనా;

ఈ) విదేశాలలో ఉన్నత విద్యను అభ్యసించడానికి వెనుకబడిన తరగతులకు చెందిన నిరుపేద విద్యార్థులకు ఆర్థిక సహాయాన్ని అందించడం కోసం మహాత్మా జ్యోతిబా ఫూలే అనే ఒక పథకాన్ని ప్రభుత్వం ప్రవేశపెట్టిన విషయం వాస్తవమేనా;

ఉ) అయితే ఆ వివరాలు ఏమిటి?

అటవీ శాఖ మంత్రి (శ్రీ జోగు రామన్న):

అ) అవునండీ.

ఆ) దిగువ పేర్కొన వ్యక్తులతో 22-10-2016 తేదీగల బీసీ సంక్షేమ (ఓపి) శాఖ, జీ.ఓ.ఎం.ఎస్. నెం. 25 ద్వారా ప్రభుత్వం వెనుకబడిన తరగతుల కోసం తెలంగాణ కమీషన్ ను ఏర్పాటు చేసింది.

11.40

ఉ.

1. శ్రీ బి.ఎస్. రాములు చైర్మన్
2. డా. వకులాభరణం కృష్ణమోహన్ రావు సభ్యుడు
3. డా. ఈడిగ ఆంజనేయ గౌడ్ సభ్యుడు
4. శ్రీ జూలూరు గౌరీ శంకర్ సభ్యుడు
5. వెనుకబడిన తరగతుల సంక్షేమ కమీషన్ సభ్య కార్యదర్శి

ఇ) అవునండీ.

ఈ) అవునండీ.

ఉ) 2016-17 సంవత్సరం నుండి విదేశాలలో ఉన్నత విద్యను అభ్యసించడానికి వెనుకబడిన తరగతులకు చెందిన విద్యార్థుల లబ్ధి కోసం "మహాత్మా జ్యోతిరావు ఫూలే విదేశీ విద్యా నిధి" అనే ఒక పథకాన్ని ప్రభుత్వం 10.10.2016 తేదీగల బి.సి సంక్షేమ (బి) జి.ఓ.నెం.23 ద్వారా ప్రవేశపెట్టింది. పథకపు ముఖ్య అంశాలు ఈ క్రింది విధంగా ఉన్నాయి.

1. ప్రతి సంవత్సరం 300 మంది బి.సి విద్యార్థులకు ముందస్తుగా "మహాత్మా జ్యోతిరావు ఫూలే బి.సి విదేశీ విద్యా నిధి"ని మంజూరు చేయడమవుతుంది.

2. ఆదాయ ప్రమాణం: గ్రామీణ ప్రాంతాలలో కుటుంబ ఆదాయం రూ.1,50,000 కన్న తక్కువగా ఉన్న, పట్టణ ప్రాంతంలో రూ.2,00,000 కన్న తక్కువగా ఉన్న బి.సి విద్యార్థులు.

3. ప్రకటన సంవత్సరంలో 1వ జూలై నాటికి పథకం క్రింద గరిష్ఠ వయస్సు 20 సంవత్సరాలు మించరాదు.

4. పిజి కోర్సు కోసం అర్హత: ఫౌండేషన్ గ్రాడ్యుయేషన్ డిగ్రీలో 60 శాతం మార్కులు లేదా తత్సమాన గ్రేడు.

5. ఒకే తల్లిదండ్రులు/సంరక్షకులకు చెందిన ఒక విద్యార్థికి మించనివారు అర్హులుగా ఉంటారు. ఇందుకు విద్యార్థి నుండి ఒక స్వీయ ధృవీకరణ అవసరమవుతుంది.

6. అర్హత గల దేశాలు: యుఎస్ఎ, యుకె, ఆస్ట్రేలియా, కెనడా, సింగపూర్.

తప్పనిసరి ఆవశ్యకతలు:

ఒక చెల్లుబాటు అయ్యే టోఫల్/ఐఇఎల్టీఎస్/ జిఆర్ఇ/జిమ్యాల్ కలిగి ఉండాలి.

ఒక గుర్తింపు పొందిన విదేశీ విశ్వవిద్యాలయంలో అడ్మిషన్ పొంది ఉండాలి.

ఒక చెల్లుబాటు అయ్యే పాస్ పోర్ట్ ఉండాలి.

విదేశాలలోని ఒక గుర్తింపు పొందిన విశ్వవిద్యాలయం/ సంస్థలో అడ్మిషన్ పొందడంలో అభ్యర్థి తన సొంత ప్రయత్నాలు చేయాలి.

ఎంపిక అయిన సమాచారం అందిన ఒక సంవత్సరంలోపు సంబంధిత విశ్వవిద్యాలయంలో ఎంపికయిన విద్యార్థి చేరాలి.

స్కాలర్ షిప్ మంజూరయిన అధ్యయన కోర్సును అభ్యర్థి మార్చకూడదు.

శ్రీ డి. వినయ్ భాస్కర్: అధ్యక్షా, తెలంగాణ రాష్ట్రం ఏర్పడిన తరువాత గౌరవ ముఖ్యమంత్రి గారు అనేక సంక్షేమ అభివృద్ధి కార్యక్రమాలతోబాటు అనేక ప్రతిష్టాత్మక కార్యక్రమాలు చేపట్టడం జరిగింది. అందులో భాగంగా తెలంగాణ రాష్ట్రంలో ఉన్న జనాభా లెక్కల ప్రకారం, సమగ్ర కుటుంబ సర్వే నిర్వహించడం జరిగింది. ఆ సర్వే ప్రకారం 52 శాతం బి.సి జనాభా ఉన్నారని సర్వేలో తేల్చారు. ఈ బి.సి జనాభా ప్రకారం అత్యధిక శాతం వృత్తిపరంగా ఉన్న కులాలు, సేవాపరమైన కులాలు అదే విధంగా సంచార జాతులు కూడా ఉన్నాయి. వీరి అభివృద్ధి కోసం, వీరు సామాజికంగా, ఆర్థికంగా ఎదిగేందుకు బి.సి కమిషన్ ను ఏర్పాటు చేయడం నిజంగా సంతోషదాయకం. బి.సి కమిషన్ చైర్మన్ గా పెద్దలు బి.ఎస్ రాములుగారితో బాటు శ్రీ జూలూరు గౌరీ శంకర్ గారు మరియు విద్యార్థి సమస్యలపైన సోరాడిన బి.సి నేత కృష్ణమోహన్ గారినీ, అంజయ్య గారినీ నియమించినందుకు చాలా సంతోషంగా ఉంది. బి.సి కమిషన్ ఆధ్వర్యంలో సబ్సిడీ ఏర్పాటు చేయాలి, అత్యధిక శాతం బి.సిలు కులవృత్తులపైన ఆధారపడి ఉన్నారు. కానీ మల్టీ నేషనల్ కంపెనీలు మరియు గ్లోబలైజేషన్ కారణంగా కులవృత్తులవారు ఆర్థికంగా చితికిపోతున్నారు. ఉదాహరణకు రిలయన్స్ బ్యూటీ సెలూన్ అనే పేరుతో క్షౌరశాల మీద కూడా రిలయన్స్ దృష్టి సారించడం వలన అనేక మంది బి.సిలు క్షౌరశాలలమీద ఆధారపడి జీవనం గడిపేవారికి చాలా ఇబ్బందికరమైన పరిస్థితులు వస్తాయి. అందుకే అన్ని కులవృత్తుల వారికి బి.సి స్కిల్ డెవలప్ మెంట్ ద్వారా వారికి మంచి శిక్షణనిచ్చి, ఆర్థికంగా తోడ్పాటునందిస్తే వారు ఆర్థికంగా అభివృద్ధి చెందడానికి అవకాశముంటుంది.

అదే విధంగా ప్రతి నియోజకవర్గంలో ఒక బి.సి రెసిడెన్షియల్ పాఠశాలను ఏర్పాటు చేస్తామనడం నిజంగా సంతోషదాయకం. ఈ రెసిడెన్షియల్ పాఠశాల ఏర్పాటుకు కావలసిన స్థలాలను గుర్తించారా? వీటికి పరిసెంట్ భవనాలు ఉండాలి. ఉదాహరణకు ఎస్.సి మైనారిటీ రెసిడెన్షియల్ పాఠశాలకు సంబంధించి రెంటల్ బిల్డింగ్ అవుట్ స్కర్చ్ లో తీసుకున్నందుకు చాలా ఇబ్బందిగా ఉన్నది.

నా నియోజకవర్గంలో నిల్ కళాశాల ఉన్నది. అక్కడ ఉండే విద్యార్థులు బి.సి కులవృత్తుల మీద అధ్యయనం చేశారు. ఉదాహరణకు కుమ్మరి వాళ్లు వారి నైపుణ్యాన్ని ప్రదర్శించి బ్రహ్మాండమైన వస్తువులను తయారు చేశారు. ఇప్పుడున్న పరిస్థితులలో ప్లాస్టిక్ వస్తువులను వాడటం నిషేధించారు కాబట్టి ప్లాస్టిక్ కి ప్రత్యామ్నాయంగా ప్రొడక్ట్స్ తయారు చేస్తున్నందున బి.సి కమిషన్ రుణాలు మరియు శిక్షణను ఇవ్వాలిందిగా మీద్వారా కోరుతున్నాను.

మహత్మా జోతీరావుపూలే ఎడ్యుకేషన్ ఫండ్ ద్వారా ఫండ్స్ ఇస్తున్నందుకు కృతజ్ఞతలు తెలియజేస్తున్నాను. కానీ 300 నుంచి ఇంకా సంఖ్యను పెంచితే బాగుంటుందని మీద్వారా మంత్రిగారికి విజ్ఞప్తి చేస్తూ సెలవు తీసుకుంటున్నాను.

శ్రీ వి. శ్రీనివాస్ గౌడ్: అధ్యక్షా, ముందుగా బి.సి కమిషన్ పూర్తి సమర్థవంతంగా, పటిష్టంగా పనిచేయడానికి కొన్ని మెజిస్ట్రేరియల్ పవర్స్ నిచ్చి పూర్తి స్వయంప్రతిపత్తిగా అన్ని జిల్లాలు తిరిగి బి.సిలకు మేలు చేయాలని బి.సి కమిషన్ వేసినందుకు గౌరవ ముఖ్యమంత్రి గారికి ధన్య వాదాలు తెలియజేస్తున్నాను. గతంలో గ్రామాలలో ఏ కులవృత్తికి చెందినవారైతే ఆ వృత్తిని చేసుకొని బ్రతికేవారు. ఒకరైతు పంట పండిస్తే ఆ రైతు కింద కుమ్మరి, కమ్మరి, రజకులు మొదలైన వారందరూ వారి వృత్తి చేసుకొని బ్రతికేవారు. కానీ ఇప్పుడు మాత్రం అటువంటి పరిస్థితి లేదు. అందరూ కూలీలుగా మారిపోయి దేశం విడిచివెళ్ళే పరిస్థితులు ఉన్నాయి. కాబట్టి ఆ కులవృత్తులను ఆధునీకరణ చేయడానికి ఏమైనా ప్రయత్నం చేస్తున్నారా అని మీద్వారా అడుగుతున్నాను. ఉదాహరణకు రజకులకు ప్రభుత్వం ఇప్పటికి కూడా దోబీఘాట్, బోరు మంజూరు చేస్తున్నది. దేశం యాంత్రికంగా ఇంత అభివృద్ధి చెందిన తరువాత వాషింగ్ మిషీన్లు, డ్రయర్లు ఇవ్వడానికి కొత్తగా ఏమైనా ప్రయత్నం చేస్తున్నారా? పెద్ద పెద్ద వాళ్లందరూ బ్యూటీ పార్లర్లను నడుపుకుంటున్నారు. వాస్తవానికి ఈ వృత్తి నాయీ బ్రాహ్మణులది. ఈ విధంగా ఆధునీకరణ చేయబడిన బ్యూటీపార్లర్లను నాయీ బ్రాహ్మణులకే ఇవ్వాలనే ఆలోచన ఏమైనా ఉన్నదా?

ఇక ఉప్పురి కులానికి సంబంధించి వారు మేస్త్రీ పని చేసుకొని జీవనం కొనసాగిస్తుంటారు. వీరికి కనీసం ప్రభుత్వ భవనాలు నిర్మించేటప్పుడైనా కొంత రిజర్వేషన్ కల్పించాలని, బి.సి కులాలకు చెందిన కాంట్రాక్టర్లకు ఏమైనా రిజర్వేషన్ కల్పించాలనే ప్రతిపాదన ఉన్నదా? ఈ వృత్తులకు ఫెడరేషన్లను ఏర్పాటుచేసి కొన్ని నిధులను వాటికి కేటాయించి వృత్తి నైపుణ్యాన్ని పెంచడంతోబాటుగా ఆర్థికంగా సహాయం చేయడానికి కూడా ఏమైనా ప్రతిపాదన ఉన్నదా? బి.సి కార్పొరేషన్ ద్వారా బి.సి కులవృత్తుల వారికి రుణాలు ఇస్తున్నది. కానీ కొంతమంది బ్యాంకు మేనేజర్లు మనం సబ్సిడీ ఎంత రిలీజ్ చేస్తామో అందులో సగం డబ్బు డిపాజిట్ చేస్తేనే రుణాలు ఇస్తామని చెబుతున్నారు. అందువల్ల దీనిపైన ఒక కమిటీని వేసి ఇవి నియంత్రించి రుణాలు వచ్చే ప్రయత్నం చేస్తున్నారా అని మీద్వారా అడుగుతున్నాను.

11.50 ఈ రోజు ఈ కులాలన్ని అభివృద్ధి చెందాలంటే బి.సి. ఉ. సబ్ప్లాన్ అవసరము. బి.సి. సబ్ప్లాన్ ఉంటేనే ఆయా కుల వృత్తులు, కుల వృత్తులపై ఆధారపడి వారు బ్రతకగల్గే అవకాశం ఉంటుంది. బి.సి. సబ్ప్లాన్ వేసి ఆలోచన ఉన్నదా? ఒకవేళ ఉన్నట్లైతే ఎప్పటిలోగా సబ్ప్లాన్ వేస్తారని, ఆ విషయంలో తీసుకుంటున్న చర్యలను తెలియజేయాలని కోరుతున్నాను. ప్రతి జిల్లా కేంద్రంలో బి.సి. భవనాలను నిర్మించాలనే ప్రతిపాదన ఉన్నది. మహాబూబ్ నగర్, మంత్రి గారి జిల్లా ఆదిలాబాద్ లో బి.సి. భవనానికి స్థలాన్ని మేము కేటాయించాము. కల్లెళ్లనుంచి స్థలాలు కేటాయించడం, ప్రభుత్వానికి ప్రతిపాదనను పంపించాము. అన్ని జిల్లాల్లో బి.సి. భవనాలు ఎప్పటిలోగా కడుతారనే విషయాన్ని తెలియజేయాలని కోరుకుంటున్నాను. స్థలాలను ఎప్పటి నుంచి సేకరిస్తారు, వచ్చిన ప్రపోజర్స్ ను ఎప్పటిలోగా వూర్తి చేస్తారనే విషయాన్ని తెలియజేయాలని కోరుకుంటున్నాను.

140 కోట్లకు పైగా జనాభా కలిగిన భారతదేశంలో ఈ రాష్ట్రంలోనే 56 శాతంకు పైగా, దేశంలో 50-60 శాతం బి.సి. జనాభా ఉన్నప్పటికీ కేంద్రంలో బి.సి. మంత్రిత్వ శాఖ లేకపోవడం బాధాకరం. ఈ విషయమై అసెంబ్లీలో తీర్మానం కూడా చేసి పంపించడం జరిగింది. ఈ విషయంలో ఏమైనా చర్యలు తీసుకుంటున్నారనే విషయాలను, చట్ట సభల్లో బి.సి. రిజర్వేషన్ల డిమాండు గురించి తెలియజేయాలని కోరుతున్నాము. వృత్తి నైపుణ్యాలను పెంచడానికి ఉద్దేశించిన న్యూక్ సమ్మర్దిగా పని చేస్తుంది. బి.సి. కుల వృత్తుల పై ట్రైనింగ్ ఇచ్చి, ఉపాధి, ఉద్యోగం, స్వయంగా సంస్థలను ఏర్పాటు చేసుకోవడానికి న్యూక్

లాగా ఒక సంస్థను ఏర్పాటు చేసి విడుదలైన నిధులన్ని వూర్తిస్థాయిలో వినియోగం జరిగేలా చర్యలు తీసుకుంటే బాగుంటుంది.

శ్రీ ఆర్. కృష్ణయ్య:- అధ్యక్షా, బి.సి. కమిషన్, రెసిడెన్షియల్ పాఠశాలలు, బి.సి. విద్యార్థులకు విదేశీ విద్యలకు సంబంధించిన విషయాలు. బి.సి. కమిషన్ ను ఏర్పాటు చేసినందుకు ప్రభుత్వానికి ధన్యవాదములు. కొత్త కులాలను కలపడం లేదా అడ్వాన్స్ అయిన కులాలను తొలగించే అధికారాలేవి బి.సి. కమిషన్ కు ఇవ్వలేదు. ఇది కోరలు లేని పులి లాగా ఉంది. బి.సి. కమిషన్ కు రిజర్వేషన్ అమలు తీరు తెన్నులను, బి.సి కులాలకు చెందిన అఘాయిత్యాల, అరాచకాల మీద, సామాజిక భద్రత పై విచారించే అధికారాలు, ప్రభుత్వం అందిస్తున్న స్కీములపై విచారణ జరుపడం, ఆదేశాలివ్వడం, భద్రత కల్పించడం, ఎంక్వైరి చేయడమనే విస్తృతమైన అధికారాలు కల్పిస్తూ ఇప్పటికే బీహార్, ఉత్తర ప్రదేశ్ లోని బి.సి. కమిషన్లకు మార్పులు, చేర్పులు చేశారు. మన దగ్గర బి.సి. కమిషన్ కు మార్పులు చేయడానికి చట్టాన్ని తీసుకొస్తున్నారు. ఆ చట్టంలోపల బి.సి. కమిషన్ కు బి.సి. సంక్షేమ పథకాల మీద, బి.సి.ల సామాజిక భద్రత మీద విస్తృతమైనా అధికారాలను, బాధ్యతలను, విధులను పెంచే విధంగా మార్పులు, చేర్పులు తీసుకురావడానికి ప్రభుత్వం చర్యలు తీసుకుంటే బాగుంటుంది. బి.సి. కమిషన్ కు అధికారాలు పెంచే చర్యలు తీసుకుంటే ప్రభుత్వానికే ఆ క్రెడిట్ వస్తుంది. కావున, ప్రభుత్వం ఆ దిశగా ఆలోచించాలని కోరుతున్నాను.

119 రెసిడెన్షియల్ పాఠశాలలను ఏర్పాటు చేయడం మంచి పరిణామం, మూడు విద్యా సంవత్సరాలు ముగిసిన తరువాత, వచ్చే విద్యా సంవత్సరం నుంచి ప్రారంభిస్తామని తెలియజేశారు. ఆలోచన స్థలాలు ఎంపిక చేయడం, బిల్డింగులను నిర్మించడం, టీచింగ్, నాన్ టీచింగ్ స్టాఫ్ ను రిక్రూట్ చేసినట్లైతేనే పరిపూర్ణమైన స్థాయిలో ఆ పాఠశాలలు నడవడానికి అవకాశం ఉంటుంది. లేకపోయినట్లైతే రెంటెండ్ బిల్డింగులను, రేకుల పెడలను తీసుకోవడం, టెంపోరరీ స్టాఫ్ ను నియమించుకోవడం మొదలైన విషయాల వల్ల లాభం ఉండదు. 103 సోపల్ వెల్ఫేర్ రెసిడెన్షియల్, 51 గిరిజన, 71 మైనారిటీ రెసిడెన్షియల్ పాఠశాలలను ఏర్పాటు చేశారు. అక్కడ ఎలాంటి మౌలిక సదుపాయాలు లేకపోవడం వల్ల విద్యార్థులు అనేక ఇబ్బందులు పడుతున్నారు, పాఠశాలలకు కూడా సరిగా రావడం లేదు. ఆ విధమైన పరిస్థితులు భవిష్యత్ లో రాకుండా చూడాలి. ఈలోగా అన్ని సౌకర్యాలతో టీచింగ్, నాన్ టీచింగ్ స్టాఫ్ ని నియమించడం, బిల్డింగుల నిర్మాణాలను చేపట్టాలి. రెసిడెన్షియల్ పాఠశాలల ఏర్పాటుకు

సంబంధించిన అనౌన్స్ మెంట్ చేసి ఇప్పటికే 4 నెలలైనప్పటికీ ఎలాంటి ప్రాథమిక చర్యలు తీసుకోలేదు. ప్రభుత్వం ఆ దిశగా పని చేసినప్పుడే ఆశించిన ప్రయోజనం నెరవేరుతుంది.

బి.సి. విద్యార్థుల విదేశీ విద్యకు సంబంధించిన స్టైఫెండ్, స్కాలర్షిప్ల విషయంలో 300 మంది విద్యార్థులకు విదేశీ విద్య రుణాలు ఇవ్వాలని ఆలోచించడం మంచి విషయమే. కానీ రుణాలందించడానికి పెట్టిన మార్కుల కండిషన్, ఇన్ కమ్ సీలింగ్ కండిషన్ మొదలైనవి చూసినట్లైతే వశ్యంలో పాలు పోసి కొంగను తాగమనే విధంగా ఉన్నాయి. ఆ విధంగా ఉండ కుండా ఆ స్కీము ద్వారా 300 మందికి రుణాలివ్వాలని పెడితే వెయ్యి మంది దరఖాస్తులు పెట్టుకోవాలి. కానీ 300 మందే దరఖాస్తులు చేసుకుంటే, 213 మందికి ఎలిజిబిలిటీ ఉంటే, 150 మందికి స్కీనింగ్ చేశారు, చివరగా 110 మందికి కూడా రుణాలిచ్చే పరిస్థితి లేదు. 300 మంది విద్యార్థులకు రుణాలివ్వాలని లక్ష్యాన్ని తీసుకున్నప్పుడు 1000 మంది దరఖాస్తు చేసుకునే విధంగా ఉండాలంటే మార్కుల సడలింపు చేయాలి, ఏ స్కీమ్ వైనా అకడమిక్ ఇయర్ లో స్టార్ట్ చేస్తే అందరికీ ఎలిజిబిలిటీ ఉంటుంది. విద్యార్థులందరూ జాలై, ఆగస్టు నెలలో జాయిన్ అవుతారు కాబట్టి మీరు అక్టోబర్, నవంబర్ మాసాల్లో బి.ఎ. తీసుకొచ్చినప్పటికీ అకడమిక్ ఇయర్ స్టార్టింగ్ నుంచి వెళ్లినవారందరికీ ఎలిజిబిలిటీ ఇవ్వాలి.

ఇన్ కమ్ సీలింగ్ ను 1.5 లక్షలు లేదా 2 లక్షలు పెట్టినట్లైతే ఒక క్లర్క్ కొడుకు, ఒక టీచర్ కొడుకు విదేశాల్లో విద్యనభ్యసించడానికి పోలేడు, కావున ఇన్ కమ్ సీలింగ్ ను 5 లక్షలకు పెంచి ఉద్యోగస్తుల పిల్లలకు కూడా విదేశాల్లో విద్యను అభ్యసించడానికి ఎలిజిబిలిటీ ఇవ్వాలి. మార్కుల నిబంధనను కూడా సడలించాలి. ఇతర వర్గాలకు విదేశీ విద్యను ఇస్తున్నాము, ఆవిధంగా ఎస్సీ, ఎస్టీ, బిసి, మైనారిటీలందరికీ యూనిఫైడ్ రూల్స్ ను ఫ్రీమ్ చేస్తే బాగుంటుందని ప్రభుత్వానికి విజ్ఞప్తి.

శ్రీ జోగు రామన్న: అధ్యక్షా, సమగ్ర కుటుంబ సర్వే ద్వారా 52 శాతం బి.సి. జనాభా ఉన్నదని చెప్పి రికార్డు తీసుకోవడం జరిగింది. స్కిల్ డెవలప్ మెంట్ పథకం కింద మిగతా కులవృత్తులకు ట్రైనింగ్ ఇవ్వాలని గౌరవ సభ్యులు వినయ్ భాస్కర్ గారడిగిన విషయం ప్రభుత్వ పరిశీలనలో ఉన్నది. స్కిల్ డెవలప్ మెంట్ ట్రైనింగ్ సంస్థను ఏర్పాటు చేస్తామని మా యాక్షన్ ప్లాన్ లో కూడా పొందుపరుచుకోవడం జరిగింది, ఆ విషయాన్ని గతంలో కూడా చెప్పాము.

2017-18 వ సంవత్సరం నుండి అన్ని రెసిడెన్షియల్ పాఠశాలలు ప్రారంభించడానికి చర్యలు తీసుకుంటున్నాము. 119 రెసిడెన్షియల్

స్కూల్స్ మంజూరు చేసిన నియోజకవర్గాల్లోని శాసనసభ్యులందరికీ లేఖలు వ్రాయడం జరుగుతుంది. అక్కడ స్థానిక రెవెన్యూ అధికారుల ద్వారా ల్యాండ్ పర్మిట్స్ తో సహా సంపించినట్లైతే తప్పకుండా అకడమిక్ ఇయర్ కన్నా ముందే ప్రపోజల్ రెడీ చేసుకుంటాము. అన్ని రెసిడెన్షియల్ పాఠశాలలను జూన్ మాసంలో ప్రారంభిస్తామని తెలియజేస్తున్నాము. గౌరవ సభ్యులు శ్రీనివాస్ గౌడ్ గారడిగిన విషయంలో కులవృత్తుల పునరుద్ధరణ విషయమై గతంలో కూడా చెప్పడం జరిగింది. రజకులకు మోడ్రన్ లాండ్రీల కింద పట్టణాల, జనాభ ప్రాతిపదిక ఆధారంగా వారెంత లోన్ కావాలని అడిగిన విషయమై ప్రపోజల్స్ ను పంపించామని అడిగాము. నాయి బ్రాహ్మణులకు కూడా మోడ్రన్ సెలూన్స్ ను చేపట్టాలని మా పరిశీలనలో ఉంది. ఇటువంటివాటికి ముందు ప్రాధాన్యత ఇవ్వడానికి మా ప్రభుత్వం సిద్ధంగా ఉంది.

12.00 | అధ్యక్షా, 11 ఫెడరేషన్లు పని చేస్తున్నాయి. సంచార జాతుల **మ.** కోసం నూచించిన ఫెడరేషన్, బి.సి. సబ్ ప్లాన్ రెండూ ప్రభుత్వ పరిశీలనలో ఉన్నాయి. ఆర్. కృష్ణయ్య గారు, శ్రీనివాస గౌడ్ గారు అడిగిన బి.సి. భవన్ల నిర్మాణం విషయం కూడా ప్రభుత్వ పరిశీలనలో ఉంది. బి.సి. కమిషన్ల అధికారం గురించి మొన్ననే ముఖ్య మంత్రి గారి నాయకత్వంలో బి.సి. కమిషన్ వేసుకోవడం జరిగింది. మిగతా రాష్ట్రాల బిసి కమిషన్లు ఏ రకంగా పని చేస్తున్నాయనే రికార్డులు తెప్పించుకున్న తరువాత మన ప్రభుత్వం కూడా ఆలోచిస్తుంది. బి.సి. రెసిడెన్షియల్ పాఠశాల భవనాల నిర్మాణం మరియు సిబ్బంది నియామకం గురించి చర్యలు చేపడుతున్నాము. ఈ పాఠశాలల్లో పర్మినెంట్ స్టాఫ్ ను నియమించి ఎక్కడా లోటుపాట్లు లేకుండా బి.సి. విద్యార్థులందరికీ సక్రమమైన విద్యను అందించడానికి మేము కృషి చేస్తాము. విదేశీ విద్యకు సంబంధించి ఆర్. కృష్ణయ్య గారు కొన్ని సూచనలు ఇచ్చారు. మార్కుల విషయంలో నిబంధనలు లేకుండా ఉంటే విద్యను అభ్యసించడంలో లోపం వస్తుందని నియమ నిబంధనలు పెట్టాము. నియమ నిబంధనలను తొలగించడంలో సభ్యులు సూచించిన విషయాలను కూడా పరిశీలనలోకి తీసుకుంటామని మనవి చేస్తున్నాను.

ఆర్.టి.సి. బస్ ఛార్జీల పెంపు

ప్రశ్న నెం. 58(1863)

శ్రీ తమ్మన్న గారి రాంమోహన్ రెడ్డి (పరిగి), శ్రీమతి అరుణ డి.కె., శ్రీ జీవన్ రెడ్డి తాటిపర్తి (జగిత్యాల), డా. జి.చిన్నారెడ్డి (వనపర్తి), సర్వశ్రీ ఎస్.ఎ. సంపత్ కుమార్ (అలంపూర్), చల్లా వంశీచంద్ రెడ్డి:-

రవాణా శాఖ మంత్రిగారు దయచేసి ఈ క్రింది సమాచారం తెలియజేస్తారా :

అ) రాష్ట్రంలో ఆర్.టి.సి. బస్సు ఛార్జీలు పెరిగిన విషయం వాస్తవమేనా;

ఆ) అయితే, అందుకు గల కారణాలు, పెంపుదలకు అనుసరించిన విధానం ఏమిటి;

ఇ) పెంచిన బస్సు ఛార్జీల వల్ల సామాన్య ప్రజలు తీవ్ర ఇబ్బందులు పడుతున్న విషయం వాస్తవమేనా;

ఈ) అయితే, బస్సు ఛార్జీలను తగ్గించడానికి తీసుకున్న చర్యలేమిటి?

రవాణా శాఖ మంత్రి (శ్రీ పి. మహేందర్ రెడ్డి):-

అ) అవునండీ.

ఆ) పెరిగిన వేతనాలు, నిర్వహణ వ్యయం మున్నగువాటి కార్యవర్తన వ్యయాన్ని భరించడానికి 2 సంవత్సరాల 7 నెలల విరామం తరువాత (చివరగా నవంబరు 2013లో ఛార్జీలను సవరించడ మయింది) 27.06.2016 నుండి టి.ఎస్.ఆర్.టి.సి. ఛార్జీలను సవరించడమయింది. ఛార్జీలను సవరించడానికి అనుసరించిన విధానం ఈ క్రింది విధంగా ఉంది.

1. పల్లె వెలుగు సర్వీసులు - 30 కిలో మీటర్ల వరకు ప్రతి స్టేజీకి రూ.1/-ని పెంచడమయింది.
30 కిలోమీటర్ల కు మించి ప్రతి స్టేజీకి రూ.2/- ని పెంచడమయింది.

2. ఇతర రకాల సర్వీసులు - 10 శాతం పెంచడమయింది. అన్నిటికీ

ఇ) లేదండీ.

ఈ) ఈ ప్రశ్న ఉత్పన్నం కాదు.

శ్రీ టి. రాంమోహన్ రెడ్డి : అధ్యక్షా, పేద ప్రజలు, సామాన్య ప్రజానీకం రాష్ట్ర వ్యాప్తంగా ఆర్డీసీ బస్సుల్లోనే ప్రయాణం చేస్తూ ఒక గమ్యం నుండి వేరొక గమ్యానికి చేరుకుని వారి వారి పనులు చేసుకోవడం జరుగుతుంది. ఇలాంటి ఆర్.టి.సి. బస్సులకు రూ. 286 కోట్లు భారం ఆర్.టి.సి. పై పడుతుందని పత్రికల్లో చూశాము. ఆర్.టి.సి.కి బస్ పాస్ల రూపంలో ప్రభుత్వం రూ. 500 కోట్లు బకాయి వడిందనే విషయం నా దృష్టికి వచ్చింది. ఆ బకాయిలను కనుక తొందరగా ఆర్.టి.సి.కి ఇచ్చేస్తే ఆర్.టి.సి. సమగ్రవంతంగా బస్సు ఛార్జీలను పెంచకుండా నడిపించుకునే అవకాశం ఉంటుంది.

జిహెచ్.ఎం.సి కూడా ఆర్టిసికి రూ.190 కోట్లు ఇవ్వాలనే విషయం మా దృష్టికి వచ్చింది. కొత్త కొనుగోలు విషయంలో నుమారు రూ.350 కోట్లు ఆర్టిసికి ఇప్పించాలని ముఖ్యమంత్రిగారు ఫైనాన్స్ మంత్రిగారికి ఆదేశాలు ఇచ్చారన్న విషయం, తక్షణ సాయంగా రూ.300కోట్లు విడుదల చేయాలని ముఖ్యమంత్రి గారు ఆదేశాలు ఇచ్చారనే విషయం కూడా మా దృష్టికి రావడం జరిగింది. మా పరిగి డిపోలో 32 ఎక్స్ప్రెస్ బస్సులు ఉన్నాయి. అందులో 24 బస్సులు 7లక్షల కిలో మీటర్లు దాటిన బస్సులు నడుస్తున్నాయి. 7లక్షల కిలో మీటర్లు దాటిన బస్సులను పల్లె వెలుగు బస్సులుగా మార్చి గ్రామీణ ప్రాంతాలకు డైవర్ట్ చేయడం జరుగుతుంది. కానీ, ఆ విధంగా డైవర్ట్ చేయకుండా ఇటువంటి బస్సులను రాష్ట్ర వ్యాప్తంగా ఎక్స్ప్రెస్ సర్వీసులుగా కొనసాగించడం వలన ప్రజలకు నాణ్యమైన సర్వీసులు ఇవ్వకుండా ఛార్జీలు మాత్రం విపరీతంగా వసూలు చేస్తున్నారు. ముషీరాబాద్ బస్ డిపోలో నుమారు 300 కొత్త బస్సులను కొని ఒక నెల రోజుల నుండి అక్కడ ఉన్నాయనే విషయం మా దృష్టికి వచ్చింది. వెంటనే ఆ బస్సులను రోడ్డు మీదకు తీసుకువస్తే నెలకు కోటి రూపాయల ఆదాయం వస్తుందనే విషయాన్ని తెలియజేస్తూ, రైతుల ప్రయోజనాల గురించి కార్గో బస్సులను కూడా ఏర్పాటు చేయాలి. గతంలో ఉమ్మడి రాష్ట్రంలో రెండు సార్లు ముఖ్యమంత్రిగా ఉన్న మర్రి చెన్నారెడ్డి గారు ఈ కార్గో బస్సులను ప్రవేశ పెట్టారు. వెంటనే కార్గో బస్సులను రైతు బజార్లకు ఏర్పాటు చేయాలని కోరుతున్నాను.

శ్రీమతి డి.కె. అరుణ :- అధ్యక్షా, రాష్ట్రంలో ఆర్.టి.సి. బస్ ఛార్జీలు పెంచిన తరువాత రూ. 286 కోట్ల భారం ప్రజల మీద పడుతుంది, ఆర్డీసీకి ఆదాయం వస్తుందని తెలుపడం జరిగింది. వచ్చిన ఆదాయంతో 12 వందల కొత్త బస్సులకు కూడా కొనుగోలు చేస్తామని చెప్పడం జరిగింది. ఇంత వరకు ఎంత ఆదాయం సమకూరింది, ఇప్పటి వరకు ఎన్ని కొత్త బస్సులు కొన్నారు, ఏ ఏ డిపోలకు ఎన్ని బస్సులు ఇచ్చారో తెలుపాలని కోరుతున్నాను. 8 నుండి 12 లక్షల కిలో మీటర్లు తిరిగిన బస్సులు గ్రామీణ ప్రాంతాల్లో పెద్ద ఎత్తున ఉన్నాయి. అటువంటి బస్సులు ఏ ఏ డిపోల్లో ఎన్నెన్ని బస్సులు ఉన్నాయి, స్క్రాప్ క్రింద ఆ బస్సులను తీసేసిన తరువాత వాటి స్థానంలో కొత్త బస్సులను ఇచ్చారా లేదా, ఒకేసే ఇవ్వకపోతే ఎప్పటిలోగా ఇస్తారో తెలుపాలని మంత్రి గారిని కోరుతున్నాను. స్క్రాప్ గా మారిన బస్సులను అదే విధంగా నడపడం వలన పెద్ద ఎత్తున యాక్సిడెంట్లు కూడా జరుగుతున్నాయి. గ్రామీణ ప్రాంతాల నుండి పట్టణ ప్రాంతాలకు ఆర్డీసీ బస్సుల్లో వస్తున్న విద్యార్థులకు సరైన బస్సు సౌకర్యం

అందడంలేదు. విద్యార్థులందరూ బస్ పాస్‌లతో ప్రయాణం చేస్తున్నందున ఆర్థిసికి నష్టం వస్తుందన్న ఉద్దేశంతో గ్రామీణ ప్రాంతాల్లోని బస్సులను రద్దు చేసిన విషయం మంత్రి గారి దృష్టికి తీసుకువస్తున్నాను. బస్సులు లేకపోవడం వలన విద్యార్థులు సమయానికి పాఠశాలకు వెళ్లేలేక చదువులు మానేస్తున్న పరిస్థితులు ఏర్పడుతున్నాయి. కాబట్టి, ముఖ్యంగా గ్రామీణ ప్రాంతాల నుండి పట్టణ ప్రాంతాలకు వచ్చి చదువుకుంటున్న విద్యార్థుల విద్య ఆగిపోకుండా బస్సు సర్వీసులను సడిపే విధంగా తగిన చర్యలు తీసుకోవాలని కోరుతున్నాను. గ్రామీణ ప్రాంతమైన జోగులాంబ గద్వాల జిల్లాకు బస్సుల కొరత తీవ్రంగా ఉంది. ఇంతకు ముందు కర్నూలు నుండి అలంపూర్‌కి బస్సులు వచ్చేవి. ప్రస్తుతం బస్సులు రాకపోవడం వలన చాలా ఇబ్బంది ఏర్పడింది. అలంపూర్‌లో బస్ డిపోను, నూతన బస్సులను కూడా కేటాయించాలని, గ్రామీణ ప్రాంతాల్లోని అన్ని రూట్లు బస్సులు తిరిగే విధంగా రోడ్ల సౌకర్యం ఉంది కాబట్టి, రవాణా సౌకర్యం కూడా కల్పించాలని మంత్రి గారిని కోరుతున్నాను.

శ్రీ.టి.బీవెంకటేశ్వరయ్య, రాష్ట్ర రోడ్డు రవాణా సంస్థ ఆవిర్భావం నుండి నేటి వరకు గత 8 దశాబ్దాల్లో తేని విధంగా 2015-16 సంవత్సరంలో అత్యధికంగా ఆర్థిసి నష్టాలను మూట కట్టుకున్న విషయం వాస్తవమేనా? మేము పత్రికల్లో గమనించిన ప్రకారం 2015-16 ఆర్థిక సంవత్సరానికి గాను రూ. 700 కోట్లకు పైచిలుకు నష్టాలను కలిగి ఉంది. రాష్ట్రంలో నిర్వహణలో ఉన్న డిపోల్లో కేవలం 10 శాతం లోపు డిపోలు మాత్రమే లాభాల్లో నడుస్తున్నాయి. మిగిలిన 90 శాతం డిపోలు నష్టాల్లో నడుస్తున్నాయి.

12.10 | అధ్యక్షా, 90 శాతం డిపోలు నష్టాల్లో నడుస్తున్నాయి. కాని ము. నా నియోజక వర్గమైన జగిత్యాలలోని బస్ డిపో అత్యధికంగా లాభాల బాటలో నడుస్తోంది. లాభాల బాటలో పనిచేస్తున్న డిపోలను, మిగిలిన వాటిని పోల్చి ఫలితాలను విశ్లేషించమని కోరుతున్నాను. ఎక్కడెక్కడ ల్యాప్‌టాప్ ఉన్నాయో, వాటిని నిలువరించే విధంగా, వాటిని మిగిలిన డిపోలతో లాభాల బాటలో తీసుకువెళ్లే విధంగా ప్రయత్నించినప్పుడు మాత్రమే వీటిని నిలువరించ గలుగుతాము. నష్టాలు క్రమేపి పెరిగిపోతుంటే, భవిష్యత్తు ఎటు దారి తీస్తుందో చెప్పలేమని తెలియజేస్తున్నాను. మీ ప్రభుత్వం బస్సు ఛార్జీలను కేవలం పది శాతమే పెంపు చేశారని తెలిపారు. కాని వాస్తవంగా స్టేజ్ వేరియేషన్ అనే పెంపు పదిశాతానికి మించిపోతున్నాయి. రూ.286కోట్ల పెంపు వస్తుందని పేర్కొంటున్నారో, ఆ పెంపు ఏమేరకు

వచ్చిన విషయాన్ని సభకు తెలియజేయాలని కోరుకుంటున్నాను. అంతరాష్ట్ర బస్ సర్వీసుల గురించి రాష్ట్రం విడిపోయిన తదుపరి ఆంధ్ర ప్రాంతం నుండి తెలంగాణ హైదరాబాద్ ప్రాంతానికి, హైదరాబాద్ ప్రాంతం నుండి ఆంధ్ర ప్రాంతాలకు వెళ్లే బస్సులు ఇంటర్ ప్రాన్స్‌పోర్ట్ పర్మిట్ విధానంతో నడుపబడుతున్నాయా, లేక ఏ ప్రక్రియతో ఈ ప్రయాణాలు జరుగుతున్నాయనే విషయాలను తెలియజేయాలని కోరుతున్నాను. ఆంధ్ర ప్రాంతం నుండి తెలంగాణ హైదరాబాద్ ప్రాంతానికి వస్తున్న బస్సులు ఒక పర్మిట్‌తోనే నాలుగు బస్సులను నడుపుతున్నారని మొన్న ఈ సభలో చర్చ జరిగింది. అనుమతులు లేకుండా సడిపేటటువంటి బస్సులను అరికట్టడం అనేది ప్రధాన అంశమని తెలియజేస్తున్నాను. ఆర్.టి.సి. నష్టాల్లో ఉండేందుకు ఇది కూడా ఒక కారణమని భావిస్తున్నాను. ఆర్.టి.సి. లాభాల బాటలో పయనించాలని మనం ఏవిధంగా కోరుకుంటున్నామో, ప్రయాణికుల సౌకర్యాలు కూడా అంతే అవసరమని తెలియజేస్తున్నాను. ప్రస్తుతం ఆక్యుపెన్సీ రీజన్స్ కు మించి ప్రయాణికులు ప్రయాణిస్తుంటారో, అక్కడ అదనపు సర్వీసులు, ట్రిప్స్ లను కల్పించడానికి ప్రభుత్వం ఆలోచించాలని కోరుతున్నాను. ఆక్యుపెన్సీ రేపియోకి మించి ఉన్న సెంటర్లను కేవలం లాభాల దృష్టిలో చూడకుండా అదనపు సర్వీసులను కల్పించే ప్రయత్నం చేయాలని కోరుతున్నాను. పల్లెటెలుగు బస్సుల సర్వీసులకు సంబంధించిన బస్సుల్లో ప్రయాణికులకు కొంత రాయితీని ఇస్తున్నారు. ఈ రాయితీని ప్రభుత్వం భరించే విధంగా, అంటే ఇతర సర్వీసులకు పల్లెటెలుగుకు మధ్య ఉన్న రవాణా ఛార్జీల్లో గల వ్యత్యాసాలను రాష్ట్ర ప్రభుత్వం ఆర్.టి.సి. సంస్థకి భర్తీ చేసే విధంగా చర్యలు చేపట్టినట్లైతే ఆర్.టి.సి. సంస్థ కొంతమేరకు నష్టాలను భర్తీ చేసుకునే అవకాశం ఉంటుందని తెలుపుతూ, విద్యార్థుల యొక్క సబ్సిడీ భారాన్ని రాష్ట్ర ప్రభుత్వం భరించాలని భావిస్తున్నామో, పల్లెటెలుగు సర్వీసుల భార రాయితీని ప్రభుత్వం భరించే విధంగా కార్యక్రమాన్ని చేపడితే బాగుంటుందని మీ ద్వారా గౌరవ మంత్రి గారికి సూచిస్తున్నాను.

డా.జి.చిన్నారెడ్డి: అధ్యక్షా, ఒకనాడు భారతదేశంలోనే గొప్ప పేరున్న సంస్థ ఆర్.టి.సి. సంస్థ. కాని ఈనాడు దాదాపు రూ. 2,275 కోట్ల నష్టాల ఊబిలో నడుస్తున్న సంస్థగా మనం చూస్తున్నాము. గత సంవత్సరం 2015-16 సంవత్సరాల్లో రూ. 700 కోట్లు నష్టం వచ్చిందనే మాట వింటున్నాము. మంత్రి గారు ఉదయం సభలో మరొక సంబంధిత ప్రశ్నకు చెబుతూ దాదాపు రూ.కోటి నుంచి కోటిన్నర ప్రతిదినం సంస్థకు నష్టం వస్తోందని చెప్పారు. దాదాపు సంస్థ ఆదాయం

రూ.9కోట్లకు పైబడి ఆదాయం ఉంటే, ప్రతి దినం రూ. 11కోట్లు ఖర్చవుతుందని వారు చెప్పడం జరిగింది. ఇలాంటి సంస్థను కాపాడుకోవాల్సిన బాధ్యత మనపై ఉంది. ఎమ్.ఎల్.ఎ. లకు, ఫ్రీడమ్ ఫైటర్స్ కి, విలేఖరులకు, విద్యార్థులకు బస్సుపాసులను ప్రభుత్వం ఇస్తోంది. వీటన్నిటినీ ప్రభుత్వం వీరికి రీఇంబర్స్ చేయడం లేదు. ఆర్.టి.సి. సంస్థ ప్రభుత్వం ఆదేశాల మేరకు ఏవైతే రాయితీలను కల్పిస్తున్నదో, ఆ రాయితీ మాత్రం సంస్థకు అదే సంవత్సరం అందితే ఇంతనష్టాల ఊబిలో పోకుండా ఉంటుందనే మాటను సవినయంగా మనవి చేస్తున్నాను. గ్రామీణ ప్రాంతాల్లో నడుపుతున్న ఆర్.టి.సి. బస్సులతో ఆటోలు పోటీపడి నడుస్తున్నాయి. బస్సులు నడిచే సమయంలో ఆటోలను నియంత్రించ గలిగితే కొంత నష్టాన్ని భర్తీ చేయగలుగుతాము. ఎందుకంటే, ఆటోలో ఏడు మంది కూర్చోవలసిన వద్ద 15 మందిని కూర్చో బెడుతున్నారు. కనుక ఇటువంటి నష్టాలను పూడ్చుకునే ప్రయత్నం తప్పకుండా చేయాలని కోరుతున్నాను. జగిత్యాల బస్సు డిపో ప్రస్తుతం లాభాల బాటలో నడుస్తోందని జీవన్ రెడ్డి గారు తెలిపారు. మా బస్సు డిపోలను లాభాల బాటలోకి తెచ్చేందుకు ఏ విధంగా కృషి చేయాలో తెలిపేందుకు ఒకరోజు క్లాసు నిర్వహించాలని ఆయన్ని కోరుతున్నాను. జగిత్యాల బస్ డిపో ప్రాంగణం, బస్టాండ్ కూడా చాలా సుందరంగా తీర్చిదిద్దారన్న మాటను విన్నాము. బస్టాండ్స్ మురికి కూపాలుగా కాకుండా ఆహ్లాదకర వాతావరణం కల్పించే విధంగా ఉండాలని తమ ద్వారా గౌరవ మంత్రి గారిని కోరుతున్నాను.

శ్రీ పి. మహేందర్ రెడ్డి: అధ్యక్షా, గత ప్రభుత్వం నాలుగుసార్లు బస్ ఛార్జీలను పెంచడం జరిగింది. వాటి వివరాలు 7-1-2010 నాడు 21 శాతం, 16-7-2011 నాడు 8.7 శాతం, 23-9-2012 నాడు 10 శాతం, 6-11-2013 నాడు 7.2 శాతం వరకు బస్సు ఛార్జీలను పెంచడం జరిగింది. మా ప్రభుత్వం రెండు సంవత్సరాల ఏడు నెలలకు 6.27 శాతం మాత్రమే పెంచడం జరిగింది. ప్రజల మీద భారం వడకుండా ఈ ఛార్జీలను పెంచడం జరిగింది. ఒరిస్సా, మహారాష్ట్ర, కర్ణాటక, ఆంధ్రప్రదేశ్ రాష్ట్రాల్లో మన వద్ద ఛార్జీలకంటే, బస్సు ఛార్జీలు ఎక్కువగా ఉన్నాయి. ప్రభుత్వం 3 వందల 14కోట్ల రూపాయల భారం మోస్తున్న విషయాన్ని గౌరవసభ్యులు గమనించాలి. కొత్త బస్సుల కొనుగోలులో ఖర్చు తగ్గించడం, కొత్త దారులను కనుగొనడం ద్వారా సంస్థ పనితీరును మెరుగుపరచి నష్టాలను తగ్గించేందుకు కృషి చేస్తున్నది. ముఖ్యమంత్రి కె.సి.ఆర్. గారు సంస్థ ఉద్యోగస్థులకు 44 శాతం ఫిట్ మెంట్ సు ఇవ్వడం ద్వారా రూ. 6 వందల

కోట్లతోపాటు, బ్యాంకు గ్యారంటీ ఇవ్వడం ద్వారా రూ. 350 కోట్లు, కొత్త బస్సులు కొనడానికి రూ. వెయ్యికోట్ల రూపాయలను ఇవ్వడం జరిగింది. రామోహన్ రెడ్డి గారు మూడు వందల బస్సులను పక్కన పెట్టారన్న మాట వాస్తవం కాదు. రూ. 350 కోట్లతో 1436 కొత్త బస్సులను కొనుగోలు చేస్తున్నాము. ఈ కొత్త బస్సులను పాత బస్సులు ఉన్న వాటి స్థానంలో ఏర్పాటు చేయడం జరుగుతోంది. ఆర్.టి.సి సంస్థకు ప్రభుత్వం 2015-16 సంవత్సరాల్లో రూ. 500 కోట్లు ఇవ్వడం జరిగింది. జి.హెచ్.ఎమ్.సి. రూ. 336 కోట్లు కూడా ఇచ్చింది. గతంలో ఏ ప్రభుత్వం కూడా ఇవ్వలేదు. ఆలంపూర్ లో బస్ డిపో కావాలని అడిగిన విషయాన్ని పరిశీలిస్తాము. మీరు ఒక పర్మిట్ పై అనేక బస్సులు నడుస్తున్నాయన్నారు, ఆ విధంగా ఏమి జరగడం లేదు. నష్టాలను తగ్గించడానికి చర్యలు తీసుకుంటున్నాము. 5 మాసాల ఛార్జీల మొత్తం రూ. 80కోట్లు రావడం జరిగింది. కొన్ని డిపోలు లాభాల్లో ఉన్నాయి, కొన్ని డిపోలు చాలా నష్టాల్లో ఉన్నాయి. ఏ రూట్లలో లాభాలు వస్తున్నాయో, ఆ రూట్లను ఎంపిక చేసి, కొత్త బస్సులను దూర ప్రాంతాలకు ఏర్పాటు చేసి ముందు ముందు ఆర్.టి.సి. సంస్థ నష్టాల్లో ఉండో, దానిని లాభాల బాటలోకి తెచ్చేందుకు తప్పకుండా ప్రయత్నం చేస్తామని తెలియజేస్తున్నాను.

12.20 శ్రీ పి. జీవన్ రెడ్డి:- ఆర్.టి.సి. ఏ పరిస్థితిలో నష్టాల్లోకి మ. పోయిందని గౌరవ ముఖ్యమంత్రి గారిని అడుగుతున్నాను. ఆర్.టి.సి. ఛార్జీలు ఎక్కువగా ఏ ఏ రాష్ట్రాల్లో వసూలు చేస్తున్నారో చెప్పారు. 2004 నుంచి 2009 మధ్య కాలంలో రాష్ట్ర రోడ్డు రవాణా సంస్థ ఎటువంటి ఛార్జీలు పెంపు లేకుండా 5 సంవత్సరాలు ఆర్.టి.సి. లాభాల బాటలో పయనించిన మాట వాస్తవం కాదా చెప్పండి. ఒక పర్మిట్ కు మంచి బస్సులు నడుస్తున్నాయని మీ సభ్యులే చెప్పారు, విజయవాడ నుంచి కర్నూలు, కర్నూలు నుంచి హైదరాబాద్ కు కానివ్వండి ఇటువంటివి అరికట్టవలసిన బాధ్యత ట్రాన్స్ పోర్ట్ అధికారులపై ఉంటుంది. మీరు నడవడం లేదని సర్టిఫికేట్ ఇస్తే సరిపోదు, మీరు విచారించి చర్యలు తీసుకుంటామని చెప్పండి. ప్రయాణికుల సౌకర్యాలను దృష్టిలో పెట్టుకొని ఆలోచించండి. ఎక్కడైతే ఆక్యుపెన్సీ రేషియో మించి పోతుందో మళ్ళీ అదనపు సర్వీసులను ఏర్పాటు చేసే ప్రయత్నం చేయండి.

శ్రీమతి డి.కె.అరుణ:- ఆలంపూర్ నూతన బస్టాండ్ గురించి పుష్కరాల సందర్భంగా ముఖ్యమంత్రి గారు ఆ ప్రాంతానికి వచ్చినప్పుడు హామీ ఇవ్వడం జరిగింది. త్వరగా పూర్తి చేయవలసినదిగా కోరుతున్నాము. 1436 బస్సులు

“Published under Rule 347 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the
Telangana Legislative Assembly and printed at the Assembly Press,
Public Gardens, Hyderabad.”